بسم اللہ الرحمن الرحیم — دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اُس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رُخِ محمدؐ کا

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ صَحَّحَ الْخُسُوْفَ مُسَیْحَۃً وَمَا تَرَکَ مِرْآتَہٗ

البدر

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

چہ گویم باتو گرآئی بہ بیادر قادیان بینی
دوائے تشفا بینی غرض دار الامان بینی

ضوابط

(۱) قیمت ہر حال مین پیشگی لیجاتی ہے +
(۲) جواب طلب امر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنی چاہیئے ورنہ جواب نہیں دیگا +
(۳) خط دکتابت مین نمبر خریداری کا حوالہ ہو ورنہ تعمیل نہ ہوگی +

قیمت

سالانہ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ مفت روانہ ہوتا ہے بشرطیکہ مقام مطلوبہ پر کسی ۔۔۔ جاتا ہو مفت ہے +

ہ جواد صاحب احمدی
براہ کھیوڑہ ضلع جہلم

نمبر ۳	ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخ کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے	جلد ۷

خریدارون کو اطلاع – اپنے احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجرار اور قیام کا مدار آپ ہی کے تعاون اور سرمایہ پر ہے اس کی بروقت اشاعت اور اڈیٹوریل سٹاف کی تکمیل اور ذمہ داری کے لئے ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۱۵۰۰ ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت مین جبکہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل اور سٹاف نامکمل ہے اور کارخانہ کے کثیر اخراجات کا زیر بار ہے اگر کسی وقت اشاعت مین چند روز کی دیر ہو جاوے تو اخوۃ اور ہمدردی کے خیال کو دل مین جگہ دیکر رنجیدہ خاطر نہ ہون بلکہ اس کی اشاعت مین سرگرم کوشش کرین اور مطلوبہ تعداد کو پورا کر کے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ وار بنا دین ۔ اپنی غرض محض نوع دیانت داری کے ساتھ اپنی پوری کوشش کیجاتی ہے دیگر امور متعلقہ قضاء و قدر سے ہر ایک جاری ۔ ایڈیٹر

حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
مصطفٰے ما را امام و مقتدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامنِ پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصلِ دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قولِ او در جانِ ماست
ہر چہ زد ثابت شود ایمانِ ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسلِ ربّ العباد
آن ہمہ از حضرتِ احدیت ست
منکرِ آن مستحق لعنت است
معجزاتِ او ہمہ حق اندر راست
منکر آن موردِ لعنِ خداست
معجزاتِ انبیاءِ سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان روشن کتاب
نزدِ ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنمین حضرۃ مسیح موعودؑ بیعت کرتے ہین

ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے +

اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدًا عبدہ و رسولہ ۳ بار

آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین آمین ۔ پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کیا کرتے ہین +

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرتے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا +

دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت اُن کا مغلوب نہین ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے +

سوم یہ کہ بلاناغہ پنج وقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانون کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا +

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے +

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا مین خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بالقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اُس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہین پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا +

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللّٰہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا +

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا +

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا +

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا +

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو +

نوٹ ۔ بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان ؑ نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا ۔ نومبر و دسمبر ۱۹۰۷ء تک اسکو چودہ سال ہوئے ہین ۔ جبکہ البدر نے پوری مضمون کیساتھ اس چہاردہم سال کی یادگار مین جو کہ آپکی فتح و نصرۃ کا زمانہ ہے ۔ قادیان سے طلوع ہوا ۔

ملفوظات حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

تقریر بینظیر

جو کہ آپ نے ۲۶ دسمبر ۱۹۰۳ء کو بعد نماز ظہر مسجد اقصیٰ مین کھڑے ہو کر فرمائی +

مین نے اس لئے چند کلمات کے بیان کرنے کی ضرورۃ سمجھی ہے کہ موت کا اعتبار نہین ہے اور کسی شخص کو یقینی طور پر یہ علم نہیں ہو کہ اس کی زندگی اور کتنے دن باقی ہے اس لئے یہ اندیشہ بار بار پیدا ہوتا ہے کہ ہماری جماعت مین سے کوئی اس بات سے ناواقف نہ رہ جاوے کہ اللہ تعالےٰ کی اس سلسلہ کے قائم کرنے سے کیا غرض ہے اور ہماری جماعت کو کیا کچھ کرنا چاہیئے اور وہ اس غلطی مین نہ رہین کہ رسمی طور سے بیعت مین داخل ہونے سے نجاۃ ملجاتی ہے اسی لئے ضروری ہے کہ مین تم کو اصل غرض بتا دون کہ خدا تعالےٰ کیا چاہتا ہے اور وہ کن باتون سے راضی ہوتا ہے +

سب لوگ یاد رکھو کہ رسمی طور پر بیعت مین داخل ہونا یا مجھے امام مان لینا صرف اتنی بات نجات کے لئے ہرگز کافی نہین ہے کیونکہ خدا تعالےٰ دلون کو دیکھتا ہے نہ کہ زبانون کو۔ نجات کے واسطے جو کچھ ضروری ہے وہ خدا تعالیٰ نے خود ہی بار بار فرما دیا ہے کہ انسان سچے دل سے خدا تعالےٰ کو وحدہ لاشریک سمجھے اور آنحضرت صلعم کو سچا نبی یقین کرے۔ قرآن شریف کو کتاب اللہ مانے اور یہ سمجھے کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے اب قیامت تک کوئی اور کتاب یا شریعت نہ آوے گی۔ دیکھو خوب یاد رکھو۔ آنحضرت صلعم خاتم الانبیاء ہین اور اب آپکے بعد کوئی نئی شریعت نہ آوے گی۔ اور نہ نئے احکام ملین گے۔ یہی شریعت اور احکام قیامت تک رہین گے میری کتابون مین جہان میری نسبت نبی

یا رسول کے پائے جاتے ہین ان سے ہرگز یہ منشاء نہین ہے کہ کوئی نئی شریعت یا نئے احکام سکھائے جاوین بلکہ صرف یہ منشاء ہے کہ جب خدا تعالےٰ حقیقی ضرورۃ کے وقت کسی اپنے بندہ کو برگزیدہ اور مامور کرتا ہے تو مکالمات الٰہیہ کا شرف اُسے دیتا ہے اور غیب کی خبرین اُسے بتلاتا ہے اس لحاظ سے اس مامور پر بھی نبی کا لفظ بولا جاتا ہے اس کے یہ معنے نہین ہین کہ وہ نئی شریعت اور نئے احکام لاتا ہے اور نعوذ باللہ آنحضرت صلعم کی شریعت حقہ کو منسوخ کرتا ہے بلکہ یہ جو کچھ اُسے ملتا ہے وہ آنحضرت صلعم کی سچی اور کامل اتباع سے ہی ملتا ہے اور بغیر آنحضرۃ کے اور کوئی ذریعہ ایسا نہین ہے کہ وہ ان باتون کو پا سکے +

ہان یہ ضروری ہی اور قدیم سے سنت اللہ اسیطرح چلی آئی ہے کہ جب زمانہ مین گناہ کثرت سے ہوتے ہین اور دنیا ایمان کی حقیقت سے بیخبر ہو جاتی ہے اور شریعت کا صرف پوست یا ہڈی ان کے ہاتھ مین ہوتا ہے۔ مغز اور لب سے بالکل بے بہرہ ہوتے ہین ایمانی قوت کمزور ہو جاتی ہے۔ شیطان کا تسلط اور غلبہ بڑھ جاتا ہے تو ایسے وقت مین خدا تعالےٰ ایک بندہ کو انتخاب کرتا ہے جو کہ اس کی سچی اطاعت مین فنا اور محو شدہ ہوتا ہے اور اپنے مکالمہ کا شرف اُسے بخشتا ہے +

اور

اب اس وقت اس نے مجھے مامور کرکے بھیجا ہے کیونکہ یہ وہ زمانہ ہے کہ اس مین محبت الٰہی بالکل دلون مین سرد ہو گئی ہے اور اس کی جگہ دنیا نے لیلی ہے غور سے دیکھو کہ جس قدر مسلمان ہین۔ سب مسلمان ہونے کا دعوےٰ کرتے ہین ہر ایک لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہے نبوۃ کی بھی تصدیق کرتا ہے۔ نماز روزہ وغیرہ بھی اکثر ادا کرتے ہین لیکن ان تمام باتون اور عملون مین جو روحانیت چاہیئے وہ ہرگز نہین ہی ایک طرف تو یہ اعمال بجا لائے جاتے ہین دوسری طرف ایسے افعال کرتے ہین جو ان کے بالکل مخالف ہوتے ہین اور وہ افعال ہی اس امر کا ثبوت ہین کہ روحانیت نہین ہے۔ جب نماز روزہ وغیرہ مین روحانیت نہ ہوگی تو کوئی ثمرہ اور فائدہ مرتب نہ ہوگا +

اعمال صالح اسی وقت اعمال صالحہ ہوتے ہین جب تک ان کی ضد واقع نہ ہو صلاح کے مقابل پر فساد باقی ہے وہ یاد رکھین کہ ان کی نمازین نمازین نہین ہین وہ آسمان کے اوپر

نہین جاتی ہین کہ ان کے واسطے خیر و برکت کا موجب ہون۔ مخالفون مین بہت سے آدمی ایسے ہین جو یہ کہتے ہین کہ کیا ہم نماز نہین پڑھتے روزہ نہین رکھتے اور ارکان اسلام بجا نہین لاتے (پھر کونسی نئی بات ہے جو کہ ہمین تمہارے امام کی بیعت سے حاصل ہو جاوے گی) وہ اصل مین لوگون کو دہوکہ دیتے ہین اور ہماری جماعت کے بعض کچے آدمی بھی ایسے دہوکون مین آجاتے ہین اور وہ کہتے ہین کہ جب سب کچھ وہی ہے تو اس پھوٹ کی کیا ضرورۃ تھی تو ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارا کام پھوٹ نہین ہے یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے اس وقت جب کہ روحانیت بالکل نہ رہی تھی خبر لی۔ اگر وہ اس وقت پورے غور سے کام لین اور سوچین تو ان کو حقیقت واضح ہو جاوے۔ یہ ایک وسوسہ ہے جو کہ دلون مین گذرتا ہے اور اکثر لوگون نے اعتراض کے رنگ مین یہ باتین لکھکر بھی روانہ کی ہین کہ جس حالت مین دوسرے مسلمان بھی ارکان کی بجا آوری مین ویسے پابند ہین جیسے کہ ہم۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ نجات کو صرف اپنے سلسلہ مین ہی کہا جاتا ہے وہ لوگ کیون نجات نہ پاوین گے چونکہ ان لوگون کو ان اعتراضون کا جواب نہ آیا اسی لئے یہان لکھ بھیجا اور ایسے وساوس بعض وقت سحر کی طرح کارگر بھی ہوتے ہین۔ لیکن غور کرنے کا یہ مقام ہے کہ جب پیغمبر خدا آنحضرۃ صلعم آئے تو کیا یہود نے اپنے شعائر اور ارکان اور رسوم کو ترک کر دیا تھا وہ سب بجا لاتے تھے اور حسب وعدہ توریت ان ارکان کی بجا آوری پر نجات کا وعدہ بھی تھا۔ بلکہ یہود تو اب تک توریت پر عمل کر رہے ہین۔ وہی قبلہ۔ وہی نماز۔ اسی قسم کی مساجد جیسے کہ اس وقت ہین اب بھی موجود ہین اور توریت مین نجات کے وعدے بھی لکھے ہوئے ہین پھر کیا وجہ ہے کہ آنحضرت صلعم آئے۔ اور آپ پر ایمان لانا اور آپ کی اطاعت کرنی ضروری امور ٹھہرے اور پھر جو لوگ منکر رہ کر حسب توریت اعمال بجا لاتے رہے یا لاتے ہین وہ کیون نجات کے مستحق نہین ہین۔ عیسائیون کا ایک فرقہ اس وقت بھی توحید کا قائل موجود تھا اب بھی ہے ان کے پاس بھی کتاب موجود ہے غرضیکہ ایک باریک نکتہ غور کرنے والون کے لئے یہ ہے کہ خدا ہمیشہ روحانیت کو پسند کرتا ہے اور اس کی نظر اسی پر پڑتی ہے ظاہری اعمال پر وہ نظر نہین

کرتا - ایک شخص کے ہاتھ مین تسبیح ہوتی ہو - نماز روزہ تہجد بھی وہ ادا کرتا ہی اور بظاہر ابرار و اخیار کے اعمال اس سی صادر ہوتے ہین مگر یہ ضروری نہین ہے کہ اس سی وہ خدا کی نظر مین بھی ابرار و اخیار مین لکھا جاوے - ایک انسان تو اس سی دہو کہ کھا سکتا ہے مگر خدا نہین کھا سکتا کیونکہ اس کی نظر پوست پر نہین ہے وہ تو روحانیت کو چاہتا ہے جو کہ مغز ہے نہ کہ قشر کو ؛

بیوفا آدمی جو کہ خدا کو چھوڑ دیتے ہین کتون کی طرح ہوتے ہین کہ مطلب کے یار ہوتے ہین - اگر ان کی آرزوئین اور مرادین پوری ہوتی رہین تو وہ خدا کو مانتے رہین گے اور اگر نہ پوری ہون تو پھر اس سے ناراض - اور شکایت کا دفتر کھلا ہوا ہے تو جن کی یہ حالت ہے اور ان مین صدق و وفا نہین ہے خدا ان کی نمازون کو کیا کرے وہ خدا کے نزدیک ہرگز نمازی نہین ہین اور ان کی نمازین سوائے اس کے کہ زمین پر ٹکرین مارین اور کچھ حکم نہین رکھتین -

خدا کے نزدیک نمازی

اسی وقت ہوگا جبکہ وہ سچا اور صدق و وفا کا تعلق اس سے باندھیگا اور خدا کی رضا اور اطاعت مین اس قدر محو ہو اور دین کو دنیا پر یہانتک مقدم رکھے کہ جان دینے کو بھی ہر وقت طیار رہے جب اس کی صداق و وفا کی نوبت اس حد تک ہوگی تو اس وقت اس کی نماز خدا کے نزدیک نماز ہوگی - بہت سی ایسے لوگ ہین کہ مخلوق کے نزدیک راستباز ہین متقی ہین - نیک بخت ہین - لیکن ان کا تعلق خدا سے صاف نہین ہے اور وہ محویت اور دین کا تقدم دنیا پر جو خدا چاہتا ہے ان مین نہین ہو - اس لئے خدا کے نزدیک وہ کافر ہین سچے ایمانداروں کی جو علامات ہین اگر ان سے تم ان کو پرکھو تو ایک بھی انمین نظر نہ آوے گی ؛

ایک بڑی علامت سچے ایماندار کی یہ ہو کہ انسان دنیا کو پاؤن کے نیچے کچل کر اور اُسے ردی جان کر اس سے ایسا الگ ہو جاوے جیسے سانپ اپنی کینچلی سے الگ ہوتا ہو - اسیطرح سے جب وہ اپنے نفس کی کینچلی سے الگ ہووے تو وہ حقیقی مسلمان ہوتا ہے - خدا تعالےٰ کی معیت اس کے شامل حال ہوتی ہو اور وہ خدا کے نزدیک بھی مومن مسلمان ٹھہرتا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے -

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون

یعنی بیشک خدا تعالیٰ ان لوگون کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہین اور تقویٰ سے بڑھکر کام کرتے ہین کہ محسنون مین ہوتے ہین ؛

بدی سے بچنا نیکی نہین ہے

تقویٰ اصل مین بدی کی باریک سے باریک راہون سے پرہیز کرنے کا نام ہے لیکن صرف بدی سے بچنے کا نام نیکی نہین ہو - ایک شخص کہتا ہے کہ مین چوری نہین کرتا - نقب زنی نہین کرتا - زنا نہین کرتا کیسی کا مال ظلم سے نہین لیتا - اور وہ ان باتون کو نیکی قرار دیتا ہے مگر ایک عارف کے نزدیک ایک ہنسی ہی - کیونکہ اگر وہ ان بدیون کا مرتکب نہین ہوتا تو ان کے ضررون سے بھی تو وہی بچا ہوا ہے پھر خوبی کیا ہوئی اگر وہ یہ بدین کرتا تو ان کی سزا پاتا - پس اس کا صرف بدی سے بچنے کا فعل نیکی نہین ہو سکتا بلکہ اصل نیکی یہ ہو کہ بنی نوع انسان کی سچی خدمت گذاری کرے اور خدا تعالیٰ کی پوری اطاعت کرے - جیسے کہ اطاعت کرنے کا حق ہوتا ہے اور اس کی راہ مین عزیز جان تک دیدینے کو ہر وقت طیار رہے - اس آیت مین جو مین نے اوپر پڑھی ہو خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ مین ان لوگون کے ساتھ ہون جو کہ باریک سی باریک بدی سے پرہیز کرتے ہین اس سے بھی ظاہر ہے کہ صرف بدی کا نکرنا کوئی خوبی کی بات نہین ہے جب تک اس کے ساتھ نیکی بھی نکرتا ہو - بہت سی لوگ ایسے موجود ہون گے - جنہون نے کبھی زنا نہین کیا - خون نہین کیا - چوری نہین کی - لیکن ساتھ ہی ابتک کبھی اس نے کوئی نیکی بھی نہین کی تو اگر ایسا شخص نیکون مین شمار کیا جاوے تو بڑی بیوقوفی ہوگی جیسے دنیا ہے خدا نے بھی اس بات کو پسند نہین کیا کہ صرف بد چلنی نکرنیوالا اس کے اولیاء مین داخل ہوا ہو - بد چلنون کے لئے یہ عادت اللہ ہے کہ وہ اسی دنیا مین سزا پاتے ہین - پس خوب یاد رکھو کہ صرف بدی سے بچنے کا نام نیکی نہین ہے - تقویٰ اور نیکی کی مثال یہ ہے کہ ایک برتن کھانے کا ہو اُسے خوب صاف کیا جاوے اور اندر باہر سے دھویا جاوے تاکہ اس مین کھانا ڈال کر کھاوین - لیکن جب وہ صاف ہو تو اس مین کھانا وغیرہ کچھ بھی نہ ڈالین اور جون کا تون وہ برتن پڑا رہے تو کیا صرف صاف برتن کھانے پینے کا کام دیدیگا ہرگز نہین ہے اسیطرح تقویٰ تو صرف نفس الامارہ کے برتن کو صاف کرنے کا نام ہے اور نیکی وہ کھانا ہے جو اس مین پڑتا ہے اور جس نے اعضاء کو تقویت دیکر انسان کو اس قابل بنانا ہے کہ اس سے نیک اعمال صادر ہون اور وہ بلند مراتب قرب الہی کے حاصل کر سکے ؛

نفس کے ۳ اقسام

نفس کے ۳ اقسام ہین ایک امارہ ایک لوامہ - ایک مطمئنہ

ان کے علاوہ ایک اور نفس تمیز کیہ ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اسے مطلق اقتدار بدی کے ارتکاب کا نہین ہوتا - نفس امارہ کی مثال ایسی ہو جیسے ایک بندہ شیطان کا ہو اور مثل غلامون کے وہ نفس کی اطاعت کرے - خون کے لئے - چوری کے لئے - زنا کے لئے - بد نظری کے لئے اور ہر ایک بدی اور برائی کے لئے جب اُسے نفس کہے تو وہ فوراً بجالاوے اور اُسے کوئی خدشہ نگذرے - دوسری قسم نفس کی نفس لوامہ ہے یہ ایسے لوگون کا نام ہے کہ جن سے گناہ بھی سرزد ہون مگر ساتھ ہی اس کے ملامت اور پچھتاوا بھی دل مین ہو کہ یہ گناہ کیون ہوا اور وہ اس تدبیر اور کوشش مین لگے رہین کہ کسیطرح اُسے خلاصی ہو - یہ لوگ ایک جنگ مین رہتے ہین اور شیطان اور نفس کے ساتھ ان کی لڑائی ٹھنی رہتی ہے کبھی نفس غالب آ گیا تو لغزش کھا گئے - کبھی آپ غالب آ گئے تو نفس نامراد رہا زینہ بزینہ یہ لوگ اوپر چڑھتے ہین اور نفس امارہ سے ترقی کر کے انسان لوامہ مین آتا ہے - نفس امارہ والے اور گدھے - بلی مین کوئی فرق نہین کیا کرتا - جیسے بلی کا دستور ہے کہ جب گھر مین داخل ہوتی ہے تو کسی قسم کا کوئی کھانا پڑا ہو اُسے یہ خیال نہین آتا کہ یہ میرا حق نہین ہے مین نہ کھاؤن فوراً منہ ڈالدیگی - ایسے ہی ہر ایک قسم کے فسق و فجور کیا اس سے ارتکاب ہوتا ہے لیکن نفس لوامہ والا ہر ایک بات مین ایک جنگ کرتا ہے اگرچہ اُسے بڑی جنگ درپیش ہوتی ہے مگر تاہم وہ کرتا ہی رہتا ہے تیسرا نفس مطمئنہ ہے جو کہ اس جنگ مین غالب آجاتا ہے اور نفس اور شیطان پر فتح حاصل کرتا ہے اس کا نام مطمئنہ اس لئے ہے کہ یہ اطمینان یافتہ ہو جاتا ہے - انسان کے ہر ایک قوائے پر اس کا قابو ہو جاتا ہے اور طبعی طور پر اس سے نیکی کے کام سرزد ہوتے ہین - سب سے بڑی خوبی اور نیکی بات اس مین یہ ہوتی ہے کہ

یہ خدا پر ایمان لاتا ہے -

کیونکہ ہر ایک نیکی اور راستبازی کی جڑ خدا شناسی اور خدا پر سچا ایمان ہی ہے جس قدر اس مین نقص ہوگا - اسی قدر ایمان مین بھی نقص ہوگا جب نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے یعنی نفس اور شیطان سے جنگ مین انسان فتح پالیتا ہے - تب اسے یہ ایمان حاصل ہوتا ہے اور ایک عجیب تبدیلی اس وقت حاصل ہوتی ہے - گویا کہ گناہ کے اعضاء بالکل کاٹ دیئے جاتے ہین - جیسے انسان کے اعضاء ہاتھ پاؤن - کان - ناک وغیرہ کاٹ دیئے جاوین اور آنکھ نکالدی جاوے تو پھر اس کے متعلق جو گناہ ہین وہ اس سے صادر نہ ہو سکین گے اسیطرح نفس جب مطمئنہ ہو جاتا ہے تو اندرونی اعضاء جو گناہ کے ہوتے ہین

وہ کاٹے جاتے ہین اور ان مین بالکل گناہ کے کرنے کی قوت باقی نہین رہتی جب ایک جانور خصی ہو جاتا ہے اسیطرح وہ گناہ سے خصی ہو جاتا ہے اور وہ مجبوراً خدا کی مرضی کے خلاف کوئی فعل اور حرکت نہین کر سکتا۔ لیکن یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ سچا ایمان حاصل ہو ٭ ہماری جماعت کو بڑی ضرورۃ سچے ایمان کی ہے اس کے لئے چاہئے کہ وہ دعائین کرین نری تدبیر انسان کے لئے کافی نہین ہے۔ خدا جسکو تدبیر پر چھوڑتا ہے وہ نامراد رہتا ہے۔ یہود کو توریت کی حفاظت کے لئے بہت بہت تدبیرین بتلائی گئین کہ اس کو اپنے گھرون کے دروازون۔ چوکھٹون وغیرہ ایسے ایسے مقامات پر لکھکر رکھین کہ ہر وقت یاد رہے لیکن چونکہ یہ صرف تدبیر تھی اس لئے وہ توریت کی حفاظت نہ کر سکے اور آخر کار نامراد اور مغضوب ہوئے اس لئے خدا تعالےٰ نے مسلمانون کو کہا۔ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔ اس سے خدا نے یہ سمجھایا ہے کہ جب تک ایک امر کی باگ خدا تعالےٰ کے ہاتھ مین نہو تب تک اس کی حفاظت نہین ہو سکتی۔ اپنی تدبیر اور تجویز مین انسان کی پاک باطنی کے لئے ہرگز کافی نہین ہین۔ جب تک خدا تعالےٰ کی طرف سے قوت نہ ملے۔ اور اس کا ذریعہ دعا ہی ہے۔ صرف اپنی کوشش سے ہی تقوے اور راستبازی حاصل نہین ہو سکتی اور نفس مطہر بن سکتا ہے۔ خدا تعالےٰ بار بار تاکید کرتا ہے کہ تم ناپاکی کے کیچڑ مین پھنسے ہوئے ہو۔ اس سے نکلنے کی کوشش کرو۔ اس کے یہ معنے نہین ہین کہ بلا مدد خدا تعالےٰ کے تم نکل سکتے ہو۔ ہر حالت مین خدا کے فضل کی ضرورت ہے۔ دیکھو بہت لوگ ہین کہ کوشش کرتے کرتے رہ جاتے ہین اور ان کو کامیابی حاصل نہین ہوتی۔ اس کا علاج یہی ہے کہ انسان بری صحبت کو ترک کرے اور نیک آدمیون کے ساتھ ہو جاوے۔ جیسے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کونوا مع الصادقین مگر یہ معیت قولی اور عملی طور پر ہونی چاہئے۔ صرف قول اس مین کافی نہین جب تک عمل نہ ہو۔ ایک شخص ہر روز کنجرون کے پاس جاتا ہے اور کہتا ہے کہ مین زنا نہین کرتا لیکن اسے کہو کہ آخر تو ایک دن کریگا۔ اسیطرح اگر ایک شخص شراب خانہ ہر روز جاتا ہے یا شرابیون کی محفل کو ترک نہین کرتا تو وہ ایک دن شراب پیئیگا۔ صحبت مین تاثیر ضرور ہوتی ہے اس سے انسان بچ نہین سکتا۔ جو شخص نیک صحبت مین رہتا ہے اور نیکون مین اس کی نشست برخاست ہے تو گو وہ ان کا مخالف ہی ہو مگر رفتہ رفتہ ایک دن وہ نیکون کے قابو مین آجاویگا ٭

صلح حدیبیہ کی برکات مین سے یہ بھی ایک بات تھی کہ بہت لوگون نے آنحضرت صلعم کے روئے مبارک کو دیکھا اور آپ کی باتین سنین اور اس طرح صدہا آدمی مسلمان ہو گئے۔ کفار کے جو لوگ مسلمانون مین آتے ان کو آنحضرت صلعم کی صحبت نصیب ہوتی اور جب وہ واپس جاتے تو اس اثر کو ساتھ لیجاتے۔ حالانکہ اس سے پیشتر ان لوگون کو اسلام کی خبر تک بھی نہ تھی اور دور بیٹھے کون مانتا۔ خدا نے یہ تقریب پیدا کر دی کہ اکثر لوگون کو زیارت اور صحبت نصیب ہو گئی۔ اگر صحبت نہ ہوتی تو کیا فائدہ اٹھاتے۔ اب جو لوگ گھرون مین بیٹھے باتین بناتے ہین اور ان کو یہان کی صحبت نصیب نہین ہے وہ کیا سمجھ سکتے ہین۔ جب ان سے کوئی پوچھے تو سوائے چند شبہاتون کے اور کچھ پیش نہین کر سکتے اگر ان مین تقوے ہوتا تو یہان آتے۔ چند دن رہتے یہ امر ان کے لئے گناہ نہ تھا۔ جیسا کہ ہندون اور عیسائیون سے ملتے ہین اور اپنی ضرورتون کے لئے ان کے پاس جا کر بیٹھتے ہین تو اگر یہان ہمارے پاس بھی آکر رہتے اور ملتے تو کیا حرج تھا۔ امید تھی کہ اکثر ان مین سے سمجھ جاتے۔ ایسے لوگون کے لئے کونوا مع الصادقین ایک عمدہ نکتہ تھا۔ کاش کہ وہ اسے سمجھتے کہ صادقون کے پاس آنے جانے سے صدق انسان کے اندر کام کرنے لگتا ہے۔ یہ سنۃ اللہ ہے کہ ہر ایک صحبت مین تاثیر ہوتی ہے اس لئے احادیث مین تاکید ہے کہ تم بد صحبت کو ترک کرو۔ ورنہ انہی لوگون مین شمار کئے جاؤ گے۔ جو نیکون مین رہتا اور بود و باش اختیار کرتا ہے وہ نیکون مین ہی شمار ہوتا ہے۔ فرشتے جب اللہ تعالےٰ کے پاس جاتے ہین تو ان پر سوال ہوتا ہے۔ کہ تم نے کیا دیکھا وہ کہتے ہین تیرے بندون کو دیکھا جو کہ تیری یاد مین مصروف تھے مگر ایک شخص ان مین تھا کہ وہ ان مین سے نہ تھا۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ وہ بھی انہین مین ہے۔ پس وہ بہت ہی بد نصیب ہے جو کہ صحبت سے دور رہتا ہے۔ مطمئنہ کی تاثیرات مین سے یہ بھی ہے کہ اطمینان یافتہ کی صحبت سے اطمینان حاصل ہو جاوے۔ ایک تاثیر دوسری تاثیر کو کشش کرتی ہے اور اس مین بھاری نعمت اطمینان پاتا ہے۔ جیسے خدا تعالےٰ فرماتا ہے راضیۃ مرضیۃ کہ خدا تعالےٰ تجھ سے راضی اور تو خدا سے راضی اصل مین ایمان کامل اس وقت حاصل ہوتا ہے

جب کہ نفس اور شیطان کی لڑائی بھڑائی بالکل جاتی رہے جب تک یہ حاصل نہ ہو اس وقت تک ایمان مین نقص ہے اگر غور سے دیکھو تو ہر ایک بشر کی خدا سے بھی ایک لڑائی لگی رہتی ہے اس طرح سے کہ بعض وقت وہ دعا کرتا ہے تو قبول نہین ہوتی کئی امیدین اس کے دل مین ہوتی ہین وہ بر نہین آتین اس لئے وہ خدا پر شکایت کا دروازہ کھولتا ہے۔ سچے ایمان کی یہ علامت ہے کہ کوئی شکایت نہ ہو اور خدا کی مرضی اس کی مرضی ہو۔ اسی کی طرف اللہ تعالےٰ نے اشارہ فرمایا ہے یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی پ ۳۰ ع ۱۴ کہ اے نفس جو کہ خدا سے اطمینان یافتہ ہے تو اپنے رب کی طرف واپس آ۔ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی۔ یہ ایک ایسا مقام ہے کہ اس مین انسان ہر ایک شکوک و شبہات سے پاک ہوتا ہے اور اسے کوئی خطرہ کسی قسم کا نہین رہتا مگر اس سے پیشتر کے جس قدر مقامات ہین۔ ان سب مین اندیشہ ہے۔ رضا کا مقام جو کہ سب سے اعلےٰ ہے وہ اسی مین حاصل ہوتا ہے اور اس وقت انسان کی خدا سے ایک ذاتی محبت ہو جاتی ہے۔ اور جب تک یہ نہ حاصل ہو۔ تب تک ایمان معرض خطر مین رہتا ہے لیکن نفس مطمئنہ اس وقت شیطان کے ڈسون اور حملون سے بالکل امن مین آجاتا ہے اس لئے سب کو چاہئے کہ یہی مقام حاصل کرنے کے لئے بہت دعائین کرین بہت ایسے لوگ ہین کہ وہ نفس امارہ مین آکر ایسے اڑے ہین کہ اس سے آگے کوئی حرکت نہین کر سکتے ان کا قول ہے "ایہہ جگ مٹھا اگلا کس ڈٹھا" (یعنی یہ جگ تو بہت میٹھا ہے اور اسکا عیش و آرام ہمین مطلوب ہے آخرۃ کس نے دیکھی ہے کہ کیا ہونا ہے اس لئے اس کی کیون فکر کرین) ایسے لوگ کسی مدح کے قابل نہین ہین۔ لوامہ والے اگرچہ ایک وقت شیطان کے قابو مین ہوتے ہین اور ایک وقت رحمان کے۔ کیونکہ وہ لڑائی مین رہتے ہین تاہم خدا نے ان کو محل مدح مین لکھا ہے اور مطمئنہ والے جو کہ فتح پا کر غالب آچکے ہین وہ دار الامان مین ہین یا لوامہ والون کو یون سمجھو کہ وہ ابھی ڈیوڑھی پر ہین اور اندر داخل ہونے پر ان کی نظر ہوتی ہے کہ شیطان سوٹا (ڈنڈا) مارتا ہے ٭

نفوس کا اول مرتبہ بدیون سے بچنا ہے اور مطمئنہ والا لیسے انتہا تک پہنچا تا ہے اور دوسرا مرتبہ اس کا نیکیون کا کرنا ہے مگر یہ سب بجز توفیق الٰہی کے میسر نہین آتا۔ خدا تعالےٰ کی یہ سنت ہے کہ جب انسان بدی سے پورے طور پر پرہیز کرتا ہے اور حتی الوسع وہ کوشش کرتا ہے تو خدا تعالےٰ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسی دار الامن مین داخل کر دیتا ہے اور کہتا ہے کہ تو نے ہماری راہ مین بہت جنگ کی۔ اب ہم تجھکو یہ مقام دیتے ہین کہ تو

دار الامان مین آجا وادخلی جنتی اسی کی طرف اشارہ ہے کہ میرے بہشت مین داخل ہو جا۔ اس کے یہ معنے نہین ہین کہ بعد موت کے وہ بہشت مین داخل ہوگا۔ بلکہ یہ سلوک کے مراتب ہین جو کہ سالک الی اللہ کو حاصل ہوتے ہین۔ اور وہ اسی دنیا مین جنت مین داخل ہوتا ہے سلوک مطمئنہ پر ہی ختم ہوتا ہے اور خدا تعالےٰ کا فضل ہر ایک قسم کی ان مشکلات کو جو لوامہ کی حالت مین پیش آتی ہین اُٹھا دیتا ہے اور ایک امن اور چین کی زندگی خدا تعالیٰ کے کنار عاطفت مین بسر ہوتی ہے قرآن مین ہے

والذین آمنوا وعملوا الصلحت لندخلنہم فی الصالحین عنکبوت رکوع اول

کہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ہم ان کو صالحین مین داخل کرتے ہین۔ یہان پر ایک اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ جب ایمان اور عمل صالح انسان کو حاصل ہو گیا تو پھر یہ کہنا کہ ہم ان کو صالحین مین داخل کرتے ہین یہ تحصیل حاصل ہے ؎

صلاحیت کے دو اقسام | اصل بات یہان خدا تعالیٰ نے اس نکتہ کو بیان کرنا ہے

کہ صلاحیت دو قسم پر ہے ایک وہ جو انسان تکلف اور بناوٹ سے اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔ اور دوسری وہ جو انسان کا طبعی تقاضا ہوتی ہے۔ صورت اول مین انسان کو تکلیف ہوتی ہے۔ جیسے حمال تکلیف سے ایک بوجھ کو اُٹھا دے۔ لیکن خدا تعالےٰ کا خود صالحین مین داخل کر دینے کے یہ معنے ہین کہ طبعی طور پر صلاحیت کا مادہ اس کے اندر پیدا ہو جاتا ہے۔ کوئی تکلیف اور بناوٹ نہین ہوتی جس سے اسے تکلیف ہو۔ اول دفعہ جو ایمان اور عمل صالح طبیعت پر بوجھ ڈال کر اختیار کرتا ہے۔ اس صورت مین وہ بوجھ بالکل نہین رہتا۔ اعضائے اور قویٰ کی یہ فطرۃ ہو جاتی ہے کہ ان سے نیک اعمال صادر ہون۔ اس آیت کا دوسری آیت سے تعلق ہے جسمین خدا تعالےٰ ان محروم اور بے نصیب لوگون کا ذکر کرتا ہے جن کو صالحین کا مقام نہین ملتا جس کا مطلب یہ ہے

ومن الناس من یقول آمنا باللہ۔

کہ جب لوگ دعوے کرتے ہین کہ ہم صالح ہین اور وہ اپنے دعوے مین جھوٹے ہوتے ہین تو ان کے اظہار ما فی الضمیر کے لئے ان پر ابتلا آتا ہے ؎

یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ ہر ایک عظیم الشان نعمت ضرور ابتلا کو چاہتی ہے۔ جیسے اسی جگہ فرمایا ہے

کہ بعض جاہل لوگ دعوے ایمان کا کرتے ہین مگر جب ان پر ابتلا آتا ہے تو انسانون کی تکالیف اور دھمکیون کو جو وہ ایمان سے برگشتہ کرنے کے لئے دیتے ہین خدا کا عذاب سمجھنے لگتے ہین اس مین اللہ تعالےٰ اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اگر تم صالحین مین ہونے کا دعوے کرتے ہو تو پھر کسی دھمکی اور ڈر کی پرواہ نہ کرو

ایک غلام کی کچھہ قیمت ہوتی ہے

مگر ابتلا کے وقت جو شخص انسان سے ڈرتا ہے اس کی کچھہ بھی قیمت نہین ہوتی وہ دھمکی دینے والے کو گویا اپنا رب خیال کرتا ہے اور اس کے خوف سے ایمان چھوڑ کو طیار ہوتا ہے تو اب بتلاؤ کہ کیا ایمان ہوا۔ پس اسی لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم ان کو خود صالح بنا دیتے ہین۔ اس سے آگے بزدل لوگون کا ذکر ہے کہ بعض لوگ خدا پر ایمان کا دعوے تو کرتے ہین۔ لیکن جب خدا کی راہ مین ان کو کوئی ایذا پہونچتی ہے تو وہ لوگون کی ایذا دہی کو خدا کا عذاب خیال کرتے ہین پس ہماری جماعت کو چاہیے کہ بزدلی کو ترک کرے ؎

تمہارے واسطے عبد اللطیف کا واقعہ اسوہ حسنہ ہے

ایک دو دفعہ اس کتاب کو پڑھو اور دیکھو کہ اس نے خدا تعالےٰ کے لئے کسی بات کی بھی پرواہ نہ کی نہ بیوی کی نہ بچون کی نہ مال کی نہ جائداد کی نہ جان کی اور اس نے فیصلہ کر لیا کہ ان سب باتون پر مین ایمان کو مقدم رکھونگا۔ یہ کس قدر عظیم الشان نمونہ ہے پھر خدا تعالےٰ کی حکمت یہ ہے کہ اس کا مرنا بھی بطور نشان الٰہی کے واقعہ ہوا ہے اور موت سے اول کئی سال اس کا ذکر موجود ہے۔ براہین احمدیہ مین اس کی نسبت پیشگوئی موجود تھی اور یہ وہ کتاب ہے جو آج سے ۲۳ یا ۲۴ برس ہر ایک جگہ اور ہر ایک فرقہ اور ملت حتی کہ امریکہ یورپ وغیرہ مین شائع ہو چکی ہے اور موجود ہے۔ جو لوگ خدا کے وجود سے انکار کرتے ہین وہ بتلاوین کہ اگر خدا تعالےٰ کی ذات موجود نہین تو اس واقعہ کی خبر اس قدر عرصہ دراز پیشتر ہوئی اور اس کا اسی طرح واقعہ ہونا

اس کے کیا معنے ہین۔ یہان انگریزون کے ملک مین چونکہ آزادی ہے اور پیشگوئی مین ذبح ہونے کا ذکر تھا پس وہ یہان تلوار سے کس طرح ذبح ہو سکتے تھے اس کے لئے خدا نے کابل کی سر زمین کو منتخب کیا۔ پھر چونکہ خدا تعالےٰ جانتا تھا کہ اس خون سے مجھہ پر اور کل جماعت پر ایک بڑا صدمہ گذریگا اس لئے پھر اس سے آگے وہ تسلی دیتا ہے کہ اس مصیبت اور اس سخت صدمہ سے تم غمگین اور اداس مت ہو۔ خدا تعالےٰ تمہارے ساتھ ہے وہ دو کے عوض ایک قوم تمہارے پاس لائے گا وہ اپنے بندے کے لئے کافی ہے۔ کیا تم نہین جانتے کہ خدا ہر ایک شے پر قادر ہے ان کی شہادت مین حکمت الٰہی ہے۔ بہت باتین ہین جو تم چاہتے ہو کہ وقوع مین آوین حالانکہ ان کا واقع ہونا تمہارے لئے اچھا نہین اور بہت ہین جو تم چاہتے ہو کہ واقع نہ ہون حالانکہ ان کا واقع ہونا تمہارے لئے اچھا ہوتا ہے سو وہ حکمت الٰہی عنقریب ظاہر ہوگی اور معلوم ہوگا کہ اس خون مین کس قدر برکات ہین منا گیا ہے کہ ۷۰ آدمی محض اسی لئے قید مین ہین کہ ہم یہ راہ نہ چھوڑین گے ہمین مرنا قبول ہے۔ واقعی عبد اللطیف صاحب کی موت نے ہماری جماعت مین بہت کام کیا ہے۔ اگر وہ اس دنیا مین زندہ رہتے تو اور دس بیس سال رہتے آخر کسی بیماری سے مرتے آخر موت قدرتی کا سلسلہ جاری ہے مگر یہ موت جوان کو آئی خاص موت ہے اس مین ایک عجیب بات یہ ہے کہ ہم اگر مفتری تھے تو اس قدر استقامت ان مین کیون آئی۔ کیا یہی سنا ہے کہ ایک مفتری کا مرید ہو کر پھر کسی نے اسطرح جان دی ہو۔ حالانکہ بار بار ان کو جان بچانے کا موقعہ بھی دیا گیا الاستقامت فوق الکرامت یہ بھی ہمارے سچے ہونے کی ایک دلیل ہے۔

جاہل کے نزدیک یہ واقعہ ایک بڑی بات نہین ہے لیکن عقلمند سوچ سکتا ہے کہ سوائے یقین و عرفان کامل کے یہ موت کسی کو نہین ملسکتی۔ یہ وہ موت ہے کہ جس پر ہزارون زندگیان قربان ہین پھر خدا فرماتا ہے کہ تم بھی مروگے مگر یہ جان ٹھکانے گی ہے اس کے خون سے ایک عظیم الشان پیشگوئی سالہا سال کی پوری ہوئی ہے اور بات یہ ہے کہ ایک نئی تخم ریزی کی گئی ہے اور یہ خون کبھی خالی نہ جاویگا۔ مین جانتا ہون اور مجھے افسوس ہے کہ جیسے عبد اللطیف نے ایمان کا ثبوت دیا ہے میرا دل اور کانشنس نہین مانتا کہ یہان کی جماعت مین ایسے بہت سے لوگ ہون یہین

دعا کرتا ہون کہ خدا تعالے ایسے کردے یقیناً جانو
کہ جسکا ایمان عبد اللطیف جیسا ایمان نہین ہے
وہ اس سلسلہ مین داخل نہین ہے بحمد عون اللہ مین
ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ حالت تھی کہ جب دشمن کے
مقابلہ پر جاتے تو مثل مردہ کے ہو جاتے کہ اب بلا موت
کے ہرگز جدا نہ ہون گے ؞

استقامت کے بغیر کوئی عمل قبول نہین اس سے
انعامات ملتے ہین۔ ظاہری حالت مین اگرچہ سب
شریک ہوتے ہین لیکن فضیلت ہمیشہ اندرونہ سے ہوتی
ہے آنحضرۃ صلعم نے فرمایا کہ ابو بکر (رضی) کی فضیلت
ظاہری نماز سے نہین۔ تم خود سوچکر دیکھو کہ ایک
خدمتگار ہے جو کہ ہمیشہ حاضر ہے اور بڑی جانفشانی سے
ہر ایک خدمت کو ادا کرتا ہے اور ایک ہے جو گاہے گاہے
حاضر ہوتا ہے اور معمولی اور رسمی طور پر کام کرتا ہے آقا
جانتا ہے کہ ایک فدائی ہے اور دوسرا مزدور جو کہ مہینہ ختم
ہونے پر صرف تنخواہ لینے کے لئے کام کرتا ہے۔ اب
بتلاؤ کہ وہ آخر کار محبت کس سے کریگا۔ فدائی سے یا مزدور
سے۔ آنحضرۃ کے زمانہ مین دیکھا گیا ہے کہ ایسے ایسے
مجاہدات سے کام لینے والے بھی تھے کہ چھت سے
رسی باندھکر اپنے آپ کو ساری ساری رات لٹکا
دیتے لیکن کیا وہ ان ریاضتون اور مجاہدون سے پیغمبر
علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ ہو گئے نہین ہرگز نہین
شرف انسان کو وفا کے ساتھ ہے۔ جیسے خدا تعالے
فرماتا ہے ابراھیم الذی وفّیٰ اس کو آگ مین ڈالا
گیا۔ اس نے منظور کیا۔ خدا نے کہا کہ بی بی اور
بچے کو جنگل مین چھوڑ دے جہان آب و دانہ نہ تھا
ہر ایک ابتلاء کو اس طرح سے قبول کیا۔ گویا عاشق
خدا تھا۔ کوئی نفسانی غرض نہ تھی۔ اسیطرح آنحضرۃ
صلعم کو آپکے خویش واقارب نے ترغیب دی اور کہا کہ بادشاہت
مال اور دولت۔ حسین اور نازک اندام بیویان جسقدر
چاہتے ہو وہ سب لو۔ مگر اس وعظ اور تبلیغ سے باز آؤ
آپ نے جواب دیا کہ تم لوگ بیوقوف ہو مجھے خدا نے
مامور کیا ہے کہ شرک کو دور کرون مین کیسے اس سے
باز آسکتا ہون۔ یاد رکھو کہ صادقین کے لئے بہت
مشکلات ہوتی ہین اور صدق کی گھڑیان بھی
بہت مشکل ہوتی ہین۔ لیکن خدا تعالیٰ خود صادقین
کے لئے راہ کھول دیتا ہے۔ عبد اللطیف کی وہ
گھڑی کیسی مشکل تھی۔ جب کہ وہ رحم کے میدان مین
تھا سنگساری کے لئے خلقت آمادہ تھی اور اس وقت
جان بچانے کا موقعہ دیا جاتا تھا۔ اس وقت فرشتے
بھی تماشہ دیکھتے ہون گے۔ زندگی کے یہ دن تو گذر

جاتے ہین۔ ایک شخص کے پاس۔ غلام مال۔ دولت
سب ہو مگر انجام فنا ہے۔ مردانہ وار زندگی یہ
ہے کہ فرشتے بھی تعجب کرین کہ سوائے مرد کے
اور کا کام کھرا نہین ہوتا اگر اس قدر عمل کرو کہ
زمین سے آسمان تک پہونچ جاوین۔ جب تک
ان مین وفا کی روح نہ ہوگی کچھ بھی نہین۔ کلام اللہ
سے ثابت ہے کہ جب تک انسان صادق نہین
بنتا تو اس کی نمازین بھی اس کے لئے جہنم ہی
ہوتی ہین پورا وفادار نہ ہو تو ریاکاری کی
جڑ اندر سے نہین جاتی ؞

وقت تنگ ہے بار بار یہی نصیحت ہے کہ اس
بات پر بھروسا کرو کہ ابھی میری عمر باقی ہے
نہ تندرستی پر بھروسہ کرو۔ زمانہ انقلاب مین ہے
اور یہ آخری وقت ہے خدا تعالے امتحان کر
رہا ہے آخری موقعہ صدق وفا کے دکھلانیکا دیا
گیا ہے پھر یہ ہاتھ نہ آویگا۔ سب نبیون کی
پیشگوئیان اسی وقت کے لیے تھین اب اس کے
بعد صدق کے بجالانے کا وقت نہ ہوگا نرا
بیعت کا اقرار کوئی شے نہین دعا کرو اور سستی
ہرگز نہ کرو۔ تعلیم جو تم کو دی جاتی ہے اس کے
موافق اپنے آپ کو بناؤ اور شہید عبد اللطیف
کے نمونے کو دیکھو کہ اس سے صادقون کی علامات
کس طرح سے صادر ہوئی ہین۔ ہمیشہ (ملاقات
کرنے) نہ ہو یہ چند روزہ زندگی ہے ایک دن
آتا ہے کہ نہ ہم ہون گے اور نہ تم نہ اور کوئی یہ
سب جنگل ویرانہ ہوگا اول یہ کیا تھا پھر کیا ہو گیا
ہر ایک حالت مین تبدیلی ہے اسے یاد رکھو آنے
والی نسلین ان نمونون کو دیکھین گی کہ کیا بنایا
ہے اگر عمدہ نمونہ تم نے نہ بنایا ہوگا تو وہ بھی گمراہ
ہون گے ایک چور اگر کسی دوسرے کو کہے کہ چوری
نہ کرو۔ یا ایک زانی دوسرے کو کہے کہ زنا نہ کرو
تو تم اُسے کیا کہو گے۔ جو لوگ خود بدی مین ملوث ہین
وہ دوسرون کو فائدہ نہین پہونچا سکتے بلکہ ان کے
ذریعہ سے اور لوگ گمراہ ہوتے ہین۔ دوسرون کو نصیحت
کرنیوالے اور خود نہ عمل کرنے والے بے ایمان ہوتے
ہین اور اپنے واقعات کے قصے چھوڑ جاتے ہین
ایک مولوی کا ذکر ہے کہ اس نے ایک مسجد بنانے کا نام
کرکے ایک لاکھ روپیہ جمع کیا۔ ایک جگہ وعظ کر رہا تھا
تو ایک عورت نے اپنی ایک پازیب اُتار کر خدا
واسطے اُسے دیدی۔ مولوی صاحب نے کہا کہ اے
نیک بی بی کیا تو چاہتی ہے کہ تیرا دوسرا پاؤن دوزخ

مین جاوے تو اس بچاری نے دوسری بھی دیدی
مولوی صاحب کی بیوی نے جب اس عورت کی یہ سخاوت
اور جرأت دیکھی تو گھر آکر اس نے اپنا سارا زیور مولوی
صاحب کو دیدیا کہ اسے مسجد مین لگا دو۔ مولوی صاحب
اُسے کہنے لگے کہ تو ایسا نکر۔ اس عورت کو تو مین نے
یہ باتین اس لئے کہی تھین کہ کسیطرح چندہ جمع ہو جاوے
اسیطرح مجھے خوف ہے کہ تم ایسے نہ ہو جاؤ۔ چاہیئے
کہ جذبات کو دور کرو۔ ہر ایک اجنبی تمہارے قول و فعل
کو ناپتا ہے کہ ان کے اخلاق۔ آداب۔ استقامت
پابندی احکام عظمت کلام الٰہی وغیرہ کیسے ہین اگر عمدہ
ہوئے تو وہ تمہارے ذریعہ ہدایت پاوے گا ورنہ تم
اس کے لئے ٹھوکر کا موجب ہو گے ان باتون کو یاد رکھو
اس کے بعد حضرۃ اقدس نے دعا فرمائی
اور نماز عصر گذار کر جلسہ برخاست ہوا

رباعی و نظم

جو کہ قاضی قائم الدین صاحب نے جہلم مین حضرۃ مسیح موعود
کے نزول پر پڑھی تھی

تعریف سنی جاتی تھی ہر بار کسیکی ✦ ہر ہفتہ پڑھی جاتی تھی اخبار کسیکی
جہلم مین وہی آیا ہے کیا رشک مسیحا ✦ پرجوش تھی یہان خواہش دیدار کسیکی

ہے عرض میری سارے زمانہ کے واسطے
ہر ایک اپنے خویش بیگانے کے واسطے
احمد کی جبکہ پوری ہین پیشین گوئیان
پھر دیر کیا ہے عیسےٰ کے آنے کے واسطے
حضرۃ غلام احمد ہین عیسےٰ کی جا بجا
حکم الٰہ سب کو سنانے کے واسطے
موعود مسیح مہدیٔ مسعود یہی ہین
مردہ دلون کو آئے جلانے کے واسطے
حق نے انہین زمانہ مین بھیجا ہے بھائیو
فسق و فجور سارے مٹانے کے واسطے
میری طرح کے لاکھون ہی گمراہ کے لئے
آئے ہین راہ راست بتانے کے واسطے
سامان لیلو غافلو سب ان کے پاس ہین
غفلت کا پردہ دل سے اٹھانے کے واسطے
صد شکر کیونکہ روز مبارک یہ بھائیو
منظور حق تھا ہم کو دکھانے کے واسطے
آنا ذرا اٹھ کر میٹھا جو غفلت کی خواب سے ✦ مہدی کھڑے ہین دیکھا جگانے کیلئے واسطے

ان دونون مین کس قدر فرق ہے

ارشاد حضرت اقدس کی یاد دہانی میں پرچہ میگزین کے متعلق

ضروری التماس

حضرۃ اقدس کے اس تاکیدی ارشاد کے جس میں اس رسالہ کے اجرا و شیوع کی اصل اغراض و مقاصد ظاہر کر کے اسلام کو حملہ مخالفین کے مہلک حملوں کی بادِ صرصر سے بچانے اور اس کے قالب مردہ میں روح حیات ڈالنے اور اہل اسلام میں دوبارہ روحانیت پیدا کرنے اور عوام کو ضلالت و جہالت کے خطرناک گڑھے میں گرنے اور مخالفین کے دام تزویر سے محفوظ رکھنے کا ایک ذریعہ قرار دیا گیا تھا اب اس کے قیام و استحکام کے بارہ میں اور اخیر اشاعت رسالہ کی تحریک کی غرض سے لمبے چوڑے الفاظ میں کچھ زیادہ قلم فرسائی کرنا ہمارے نزدیک غیر ضروری اور محض تحصیل حاصل ہے کیونکہ امام صادق علیہ السلام نے اپنی جماعت کو اپنے اس ارشاد میں جس قدر تاکید فرمائی ہے اور حد سے بڑھے ہوئے پرزور الفاظ میں اپنے مخلصین کو اس کی خریداری کی جانب ملتفت کرنا چاہا ہے اس سے بڑھ کر اور کوئی تاکید نہیں ہو سکتی۔ گیا اپنی جماعت کے مخلص و پرجوش باہمت احباب کے لئے حضرۃ اقدس کی جانب سے یہ کچھ کم تاکیدی الفاظ تھے۔ کہ "میں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جوانمردوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس رسالہ کی اعانت اور مالی امداد میں جہاں تک اُن سے ممکن ہو اپنی ہمت دکھلاویں جو کوئی میری موجودگی اور میری زندگی میں میری منشاء کے مطابق میری اغراض میں مدد دیگا میں امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہوگا" حضرۃ اقدس نے صرف انہی الفاظ پر ہی اکتفا نہیں کی بلکہ اس رسالہ کی خریداری و مالی اعانت کے واسطے مکرر الفاظ ذیل میں تاکید فرمائی ہے کہ "نہیں معلوم نہیں کہ اس وقت رحمت الٰہی اس دین کی تائید میں جوش میں ہے واقعی وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جاوے گا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کریگا۔ میں باربار کہتا ہوں کہ اس خدمت میں جان توڑ کر کوشش کرو"

یہ تو اس ارشاد حضرت اقدس میں سے چند کلمات بغرض آگاہی مخلص احباب کے نقل کئے جاتے ہیں ورنہ ویسے تو اس ارشاد کا ہر ایک لفظ تاکید مجسم ہے اپنی جماعت کو اس رسالہ کی اعانت کے لئے سخت تاکید فرماتے ہوئے اس ارشاد کی آخری سطور میں ظاہر فرمایا ہے کہ اگر بیعت کرنیوالے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہکر اس بارہ میں کوشش کریں تو دس ہزار خریدار کا پیدا ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد خریداری بہت کم ہے۔ اگرچہ حضرۃ اقدس کے اس تاکیدی ارشاد کے نکلنے پر ابتدائی تازہ جوش میں اپنی جماعت کے ہر حیثیت و ہر طبقہ کے احباب نے حسب استطاعت اس کی مالی امداد و اشاعت میں حتی الوسع بہت سعی فرمائی۔ اور اپنے اخلاص مندی و ہمت کا ایک قابل تقلید نمونہ دکھلایا اور اسی کوشش کا ثمرہ ہے کہ تعداد خریداری ۹ سو سے اٹھارہ سو یعنی دوچند تک پہونچ گئی ہے مگر ایام حال میں اپنے مخلص احباب کی اس تگاپو فی سبیل اللہ کی رفتار میں کسیقدر بہ نسبت اوائل کے بڑی سستی دکھائی دی ہے حالانکہ ابھی رسالہ کی خریداری کو اس تعداد تک پہونچنے میں بہت کمی ہے جس تعداد تک پہونچانا امام صادق علیہ السلام نے اپنے ارشاد مبارک میں ارادہ ظاہر فرمایا ہے [illegible] اسکا بجز اس کے کوئی اور باعث نہیں کہ تاحال اپنی جماعت کے جملہ افراد کے کانوں تک اس ارشاد حضرۃ اقدس کے پرزور تاکیدی الفاظ کی آواز نہیں پہونچی ورنہ کہاں اس پاک جماعت کے مخلص احباب کے پرجوش دل اور اپنے پیارے امام کے ارشاد پر قربان ہونیوالی روحیں۔ اور کہاں ایسے تاکیدی حکم کی تعمیل میں اس قدر کم التفاتی۔ اس دولاکھ سے بھی زیادہ احمدیہ جماعت کے احباب سے اگر پانچ فیصدی بھی ایسے مخلص نکل آویں جو کم از کم فی کس ایک ایک رسالہ کے خریدار بنیں تاہم تعداد خریداری دس ہزار سے بڑھ جاتی ہے۔

حضرت اقدس کے تاکیدی ارشاد کی تعمیل اور اس رسالہ کے مفاد اس امر کے مقتضی ہیں کہ احمدیہ جماعت کا کوئی فرد خواہ خواندہ ہو یا ناخواندہ اس رسالہ کی خریداری سے محروم نہ رہے تمام ممالک غیر امریکہ و یورپ وغیرہ میں اس رسالہ کے مضامین نے ایک تہلکہ سا مچا دیا ہے جس سے مختلف لوگوں کے دلوں میں بھی تلاش حق کی تحریکیں پیدا ہو گئیں ہیں حال ہی میں آسٹریلیا سے ایک یورپین کی چٹھی آئی ہے جس میں وہ اس رسالہ کے مضامین سے اپنی دلچسپی کو ایک عاشقانہ پیرایہ میں ظاہر کر کے کہتا ہے کہ اس کے پر حقائق و دلچسپ مضامین میں متلاشی حق کے لئے صداقت کی ایک کھلی راہ ہے۔ امید ہے کہ اس کے مقناطیسی اثر سے اور بھی بہت لوگ ضرور متاثر ہوں گے کیوں نہ ہو۔ پیارے امام صادق کی تحریرات سے سعید فطرۃ و سعادتمند کیش روحیں کبھی بھی بے اثر نہیں رہ سکتیں چہ جائیکہ اپنی جماعت کے مخلص احباب کے دلوں میں اس کے احکام کی بجا آوری کا خیال و تحریک پیدا نہ ہو مشیت ایزدی میں جو کام ہونا ہے اور جن اغراض کے لئے اس کا مامور آیا ہے وہ سب ہو کر ہی رہیں گی۔ یہ تو صرف ہمارے واسطے توشۂ عقبیٰ حاصل کرنے کا ایک موقعہ حسنہ ہے۔ مادر من قال

بطفت این اجر لطرق راد ہند ہمای اخی ورنہ
قضائے آسمان است این بہر حالت شود پیدا

حسنات دارین حاصل کرنے کا عین وقت ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ احباب کو اس کار خیر میں ہاتھ بٹانے کی توفیق بخشے تاکہ اپنے امام پاک کے احکام پر عمل کر کے مسابق بالخیرات بنیں آمین ثم آمین

منیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان دارالامان

ہمارے مقدمات

۱۳ جنوری سنہ ۰۶ء کو سب سے پہلے خواجہ صاحب نے مجسٹریٹ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ نے پچھلی پیشی پر وعدہ فرمایا تھا ۴۲۰ کا فیصلہ ۱۳ کو سنا دوں گا۔ آپ اگر وہ فیصلہ پہلے سنا دیں تو تقریر میں بہت ہی اختصار ہو جائے گا کیونکہ ہم [illegible] آپکی رائے سے غیصلہ ہو چکے گا مگر مجسٹریٹ صاحب نے فرمایا کہ میں فیصلہ بھول آیا ہوں ساتھ نہیں لا سکا۔ کل سنا دوں گا +

اس کے بعد خواجہ صاحب نے اعلیحضرۃ حجۃ اللہ کی طرف سے تحریری بیان (جسکا پہلے سرسری بیان میں اقرار تھا اور مجسٹریٹ نے بھی زبانی تسلیم کر لیا تھا کہ تحریری بیان دیدیں) جو سہولت کے لئے چھپوا لیا گیا تھا پیش کیا اور اس کے ساتھ ہی ایک ہوا فیڈ نوٹ بھی تھا جو حکیم فضلدین صاحب کی طرف سے تھا مجسٹریٹ نے اولاً مسے لیلیا۔ لیکن فریق ثانی کے وکیل کو بھی اطلاع دی کہ یہ تحریری بیان ہے اس پر اس نے عذر کیا کہ یہ نہیں لیا جا سکتا اس سوال کو غیر فیصل قرار دیکر چھوڑ دیا اور کہا کہ پہلے تقریر ہونی چاہئے چنانچہ وکیل مستغیث اور خود مولوی کرمدین نے اپنی اپنی باری اور موقعہ پر تقریر کی چونکہ وقت بہت ہو چکا تھا خواجہ صاحب کی تقریر نہ ہوئی +

اور پھر اس بیان تحریری کے متعلق عرض کیا جسکو عدالت نے لینا نامنظور کیا کہ یہ ڈیفنس شروع ہونے پر لیا جا سکتا ہے چونکہ دوران مقدمہ میں بعض امور اس قسم کے واقع ہوگئے

[illegible] خطوط اسی کے ہیں لیکن جرم ثابت نہیں۔ پھر فیصلہ نکالکر آپ سنانا شروع کیا اور کچھ حصہ سنا دیا اور فرمایا کہ ایسا ہی لکھا ہے +

القول الصحیح چھپکر طیار ہو گیا ہے قیمت ار سر اشتہار ذیل ۲۵ جنوری تک طیار ہو جاویگی قیمت ار محصولڈاک بذمہ خریدار۔

مراسلات

(قابلِ تقلید عوراتِ فرقہ احمدیہ)

میری ایک چچازاد بہن مسماۃ رانی بھائی علی بخش احمدی کی زوجہ اہلیہ اور حضرت اقدس کی مرید ہے اس نے قبل از دعوتِ حضرت اقدس (۱) خواب مین دیکھا کہ بیشمار ان گنت مخلوق خدا ایک جگہ جمع ہے اور سب متفق ہوکر مغرب کی طرف نئے چاند کی تلاش کر رہے ہین۔ جب بہت جستجو کرنے پر چاند نظر نہ آیا تو ایک نہایت ہی دانا آدمی نے فرمایا کہ اب چاند مغرب کی طرف سے ہرگز ہرگز نظر نہین آئے گا بلکہ تم لوگ ایک آئینہ صفا مشرق کی طرف دلوا رکھو کہ اس مین دیکھو چنانچہ اس طرح آئینہ بالمقابل رکھنے سے چاند نظر آگیا اور جبوقت حضرت اقدس کی دعوۃ کی خبر سنی تو خود کہنے لگی کہ یہ ہے میرے خواب کی تعبیر کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز بالعکس مشرق کی طرف سے ایک مصفا آئینہ سے نظر آگیا ہے ؎

(۲) ابھی مقدمہ کا نام ونشان بھی نہ تھا کہ ایک دن کہا کہ حضرت اقدس جہلم تشریف لاوین گے اور سارے کا سارا نقشہ انبوہ خلائق وغیرہ کا ایسا ہی بیان کردیا جیسا کہ بعض مین ہم لوگون نے آنکھون سے دیکھ لیا ؎

(۳) ایک دن سبز اور سرخ تختون پر معہ جماعت کثیرہ علیحدہ علیحدہ۔ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین کو دیکھا اور دریافت کرنے پر ہردو صاحبزادون کے نام ایسکو بتا دئے گئے ؎

(۴) حضرۃ زینب اور حضرۃ ام کلثوم ہردو بیبیون کی زیارت ہوئی اور وہ دونون اسکو بیوی فاطمۃ الزہرا یعنے اپنی والدہ کی خدمت مین لیگئین اور حضرت بیوی صاحبہ اسکو رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لیگئین

(۵) ایک روز ایک بہت ہی بڑا برج دیکھا اس مین ایک پلنگ پر ایک پہلوان شکیل نہایت صالح سویا ہوا ہے۔ دریافت کرنے سے لوگون نے کہا حضرت علیؓ مرتضیٰ ہین۔

(۶) ایک دن علی الصباح قادیان شریف کا نقشہ معہ مسجد و دولت کدہ حضرۃ اقدس کے چپہ چپہ کا حال کالمعائنہ بیان کردیا جس کی تصدیق دیکھنے والے کرسکتے ہین۔ غرض باوجود ان پڑھ ہونے کے اس کا یہ حال ہے۔ اب سنیئے اپنے حق مہر کا نصف روپیہ یعنی سولہ روپیہ اپنے خاوند علی بخش سے وصول کرکے میرے حوالے کیا کہ چار روپے تو قادیان شریف کے آنے جانے کا کرایہ امانتاً اپنے پاس رکھو اور ۱۲؍ روپیہ جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کے نام منی آرڈر کرکے لکھدو کہ دو روپیہ تو حضرت ام المومنین کی خدمت مین اور دس روپیہ حضرت اقدس کی جناب مین پیش کرکے استصواب کیا جاوے۔ کہ مدرسہ۔ لنگر۔ مساکین۔ ریویو وغیرہ مین جس جس قدر مناسب ہو تقسیم فرمایا جاوے چنانچہ اسیطرح کیا گیا۔ فرقہ احمدی کی بیبیون کی تحریک اور تقلید کے لئے یہ چند سطور ارسال ہین اگر مناسب سمجھین درج اخبار فرماوین ؎

جی ڈی۔ احمدی۔ رہتاسی
۲۵ دسمبر ۱۹۰۳ء

مراسلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عید الفطر جملہ جماعت احمدیہ مبارک باد۔ آج نماز عید الفطر پیش از زوال عیدگاہ میلاپور مین جو چھ سال سے موقوف تھی جماعت احمدیہ نے ادا کی جس کے امام حضرت مولوی احمد دین صاحب احمدی تھے بعد نماز عید کے مرحوم مغفور حضرۃ مولوی عبدالرحیم صاحب احمدی کی کیفیت انتقال معلوم ہونے سے نماز جنازہ پڑھا گیا جماعت احمدیہ مین گیارہ بھائی تھے ؎ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۳ء

مراسلہ

عبرت

ضلع گوجرانوالہ مین ایک موضع بھمس واہ ہے اس گاؤن مین پچھلے سال طاعون پڑی تھی لوگون نے اس گاؤن کے نمبردار سے جو کہ ہندو تھا اور بڑا امیر آدمی تھا۔ پوچھا کہ تمہارے گاؤن کا کیا حال ہوا تو اس نے کہا کہ چھوٹی سر گئی ہے (چھوٹی گنے کے اوپر جو چھلکا سا ہوتا ہے اس سے اس کی مراد یہ تھی کہ غریب غریب آدمی مرگئے ہین۔ اس سال جب وہان طاعون پڑی تو اس کے تمام رشتہ دار مرگئے تو لوگون نے اس سے پوچھا کہ اب تمہارے گاؤن کا کیا حال ہے تو اس نے جوابدیا کہ ڈہولو (یہ ایک قسم کا گنا ہوتا ہے) کی جڑون مین بھی آگ لگ گئی ہے یعنی بڑے امیر بھی مرنے شروع ہوگئے ہین خدا کی قدرت وہ نمبردار اپنے تمام رشتہ دارون کو اپنے سامنے مرتا دیکھکر سب سے آخر آپ بھی طاعون سے مرگیا۔ اس کے سارے خاندان سے صرف اس کا ایک پوتا اور دو بیٹیون کی دو بیویان بچی ہین۔ باقی سب کے سب طاعون کا لقمہ ہوگئے ہین۔ غرور کا سر اسطرح ٹوٹتا ہے۔ آج کل لوگ کہا کرتے ہین کہ غریب غریب لوگ طاعون سے مرتے ہین اور کوئی امیر نہین مرتا جو تکبر کرتے ہین اس نمبردار کی طرح طاعون کا لقمہ ہونگے ؎

محمد حسین احمدی از دوران
ضلع گوجرانوالہ ۱۳ دسمبر ۱۹۰۳ء

شکریہ

اخویم محمد افضل السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آج کل مین ایسی جگہ ہون جہان میری نظر مین پچیس پچیس کوس تک احمدی جماعت کا کوئی بھائی نہین۔ احمدی جماعت تو کجا بلکہ نامی مسلمان بھی بہت ہی کم ہین اور جو ہین وہ بھی ہند و وضع تعزیہ پرست۔ ہر طرف سے مندرون کے گھنٹون کی آواز آتی ہے۔ غرض عجیب ہی شرک ستان ہے الحمد للہ خداوند کریم غفور الرحیم نے البدر عجب ہی نعمت بنائی ہے۔ جس کے ذریعے سے اپنے آقا و مولا علیہ الصلوۃ والسلام کی پاک تعلیم ہفتہ وار متواتر سنتا رہتا ہون۔ گویا اپنے آپ کو قادیان ہی مین پاتا ہون اس پاک تعلیم سے میری روحانی قوت اس طرح بڑھتی پھولتی ہے جیسے کھیت پانی سے۔ مین آپ کا بہت ہی شکر گزار ہون۔ خداوند کریم آپ کو ہر وقت صحیح وسلامت رکھے۔ اور اپنے فضل وکرم سے البدر کو پوری تقویت بخشے۔ آمین ؎

میرے خیال میں البدر کی خریداری نہایت ضروری ہے ورنہ اپنی جگہ پر کیا خبر۔ میری تو یہ حالت ہے کہ اگر البدر ایک دو دن دیر سے آئے تو آنکھین انتظاری مین لگی رہتی ہین ؎

والسلام [illegible] از [illegible]

جو ابھی تک وہ قادیان شریف مین نہین جاسکی۔ جانے کا ارادہ وہ رکھتی ہے ؎

عجیب تحریک

البدر کے گرامی قدر ناظرین پر یہ امر واضح ہو کہ اس سے پیشتر ایک اشتہار اس کارخانہ سے ایک ماہوار رسالہ کا شائع ہوا تھا جس مین عجیب وغریب مضامین کی ترتیب تجویز کی گئی تھی۔ ان مضامین کی ضرورت پر ہر ایک جلیل القدر صحابی نے اتفاق رائے کیا تھا اور اب تک جو اصحاب اس اشتہار کو پڑھتے ہین وہ خریداری کی درخواست اور اشتیاق سے بھرے خط ارسال کرتے ہین لیکن مین نے اپنے ایک محسن اور مربی دوست نامی حضرت حکیم نور الدین صاحب کے مشورہ سے اسکا اجرا ملتوی رکھا۔ آپ کے اس قابل قدر مشورہ کو مین نے اول بھی اس نظر سے شائع کر دیا تھا کہ بعض جلد باز اور جوشیلی طبائع کو فائدہ پہونچے اور اب بھی اس نیت سے پھر اس کا اعادہ کرتا ہون کہ ہر ایک انسان پر اس کے اہل وعیال خویش ویگانہ ہمسائگت اور حسب حیثیت سے اس کا تعلق ہے ہر ایک کے حقوق ہین۔ جن کا اس نے مولے کریم کے آگے جوابدہ ہونا ہے اور ہمارے احباب پر خصوصیت سے زیادہ حقوق ہین کہ انہون نے ایک شخص کو مامور من اللہ جانکر اس کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ اور اس طرح سے ایک بڑی ذمہ داری کے ساتھ حقوق الٰہی اور حقوق العباد کے بوجھ کو اپنے شانون پر اٹھایا ہے۔ اور جو لوگ قادیان مین تحصیل دین کے لئے رہتے ہین ان کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ پنجوقتہ نمازون مین شامل ہون۔ حضرت اقدس کی مزکی نفس مجلس مین بیٹھین حکیم صاحب کی گفتگو اس بنا پر تھی کہ ان تمام حقوق العباد اور حقوق الٰہی کو مدنظر رکھکر پھر تم سوچو کہ آیا تم اس رسالہ کو کما حقہٗ نبھا سکو گے وہ نہ ہو کر لوگون سے پیشگی وصول کر کے تم ان کے حقوق ادا نکر سکو۔ اس وقت تو وہ نصیحت مجھے کڑوی لگی۔ مگر چونکہ خلاف خواہش نفس ایک بات ماننی پڑتی تھی اس لئے جبراً وقہراً مین نے عہد کر لیا کہ رسالہ کا اجرا ضرور ہی ملتوی رکھون گا۔ سو آج کل مین جب کہ بستر بیماری سے اٹھا ہون اور تملت شاقی اور اپنی مصروفیت کو دیکھتا ہون تو مجھے حکیم صاحب کے الفاظ کی قدر آتی ہے اور آب زر سے لکھنے کو جی چاہتا ہے اور واقعی مین مین اپنے آپ کو اس قابل نہین پاتا کہ اخبار کی اس موجودہ حالت مین کسی اور کام کو بہ حیثیت ایک ایڈیٹر یا مصنف کے نبھا سکون۔ ہان اگر کوئی اور صاحب اس مین ہاتھ بٹائین اور تصنیف و تالیف ان کے سپرد ہو تو اس کی اشاعت کا اہتمام ہو سکتا ہے ✦

اس رسالہ ماہوار کے جو مضامین تجویز ہوئے تھے ہر دست ان مین سے ایک جزو یعنی اندرونی مخالفین کے اعتراضون کا جواب اور ابطال ایک بڑا ضروری امر ہے جس کی اندلون ضرورت آ پڑی ہے اور اگر اس کا کچھ انتظام ہو سکا تو اس سے ایک فائدہ عظیم یہ ہوگا کہ قرآن شریف اور احادیث شریف کی باریک باریک نکات اور لطیف اسرار جو اس وقت ایک گوہر مکنون کی طرح ہمارے اکابرین اور جلیل القدر اصحاب کی کان صدر مین پڑے ہوئے ہین اس سے ہم لوگ متمتع ہونگے۔ دیکھا جاتا ہے کہ اندلون اخبار کی دنیا مین ایک خاص مذاق حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق پیدا ہو رہا ہے کہین اخبار خاص اسی غرض سے جاری ہو رہے ہین کہ اس مشن پر حملہ کیا جاوے کہین ماہوار رسالہ صرف اسی لئے نکل رہا ہے کہ اس سلسلہ عالیہ پر اپنے شکوک وشبہات پیش کرے۔ کوئی دعوے سے کہہ رہا ہے کہ ہم تہذیب کے ساتھ مرزا صاحب کے متعلق بحث کرین گے اور ہندوستان کی اس قدر عظیم الشان اسلامی آبادی مین ایک کثیر گروہ ابھی تک ایسا موجود ہے جو اپنی تنگ ظرفی اور عدم وسعت معلومات دینی کی وجہ سے اوٹے ادنے شکوک وشبہات پر اڑتے ہوئے اس نعمت عظمیٰ سے محروم ہین اور ایسے ہی ایک گروہ فرقہ اہلحدیث اور علمائے مقلدین کا بھی ہے کہ وہ اپنی بصارت مین کمی کی وجہ سے قرآن شریف کے حقیقی اور علی استدلال سے مستفید نہین ہوتے اور ایک اندھے کیطرح جب تک لاٹھی پکڑا کر ایک راہ راست پر نہ ڈالا جاوے تب تک وہ چل نہین سکتے غرض کہ یہ اندرونی مفسدہ نگار نکار کر حقائق اور معارف لطیفہ کے ایک کثیر حصہ کے انکشاف کا تقاضا کر رہے ہین ✦

اب یہ سوال یہان ضرور باقی رہتا ہے کہ کیا یہ ضرورت بذریعہ قادیانی اخبارون یا میگزین کے کما حقہٗ پوری نہین ہو سکتی؟ اگر نہین ہو سکتی تو کیا تم اپنے بل پر اپنے محدود علم پر اپنی اخبار کی قلت اشاعت پر اس کے تکفل ہو سکتے ہو۔ اگر نہین ہو سکتے تو کیا انتظام تجویز کیا ہے اس کی نسبت انشاء اللہ دوسرے کسی نمبر مین گفتگو کی جاوے گی سر دست ہم یہ چاہتے ہین کہ اس امر کی واقعی ضرورت پر البدر کے خریدارون اور سرپرستون کی رائون کا اندازہ کرین اور امید ہے کہ وہ ہماری اس درخواست پر اپنے مفید مشورون سے اطلاع دیوین گے ✦

رسید زر

اس رسید زر مین صرف اصل قیمت اخبار شامل ہے خرچہ وی پی وڈاک وغیرہ شامل نہین ہے اور جن اصحاب کی قیمت عہ سے زائد لکھی ہوئی ہے ان مین سنہ ۱۳ء کا بقیہ حساب بھی شامل ہے اور ان کی میعاد چندہ آخیر دسمبر سنہ ۰۸ء تک ہے۔

سردار خان صاحب سوجانپور عگ	محمد ابراہیم صاحب کراچی عگ
معرفت حافظ ممتاز علی صاحب ادرنو عگ	نیاز احمد صاحب وزیر آباد عگ
محمد بخش صاحب رئیس کڑیانوالہ عگ	قاضی فضل الٰہی صاحب راولپنڈی عگ
بابو غلام محمد صاحب کلکتہ عگ	منشی گلزار محمد صاحب گڑھ شنکر بے معہ سال گذشتہ
سردار بریان صاحب عگ	بابو فضل الٰہی صاحب بمبئی عگ
منشی بدیع الدین صاحب کرنال عگ	حافظ غلام رسول صاحب سوداگر وزیر آباد عگ
منشی عبد العزیز صاحب سہارنپور عگ	زین الدین محمد ابراہیم صاحب عگ
خدا بخش صاحب جمون معرفت	بابو جمال الدین صاحب درگئی عگ
حافظ غلام رسول صاحب وزیر آباد عگ	احمد علی صاحب مرار عگ
بابو سردار احمد صاحب لاہور عگ	مرزا محمود علی صاحب حیدر آباد دکن عگ
منشی قادر علی صاحب مدراس عگ	میر محمد سعید صاحب عگ
منشی مولا بخش صاحب خانپور عگ	محمد رضوی صاحب وکیل عگ
منشی محمد مدار صاحب حیدر آباد دکن عگ	چودہری الہداد صاحب کھلانوالہ عگ
وزیر الدین صاحب گوجرا عگ	

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب وادویہ کی فہرست

طب روحانی

بنیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہے اور جس کو دریافت ہوجانے سے یسوعی معجزات کی کلاہ ایک مذہب اور ملت حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتھ میں بھی دیدی ہے اور جس کے ذریعہ سے بہت سے امراض کا علاج ہوجاتا ہے اسکا برمحل اور ٹھیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے۔ جو ہدایات اس میں درج ہیں اسپر مشق کرنیسے انسان صحت نیت رکھکر اپنی وجود کو زیادہ نافع الناس بناسکتا ہے اور خیالات میں یکسوئی اور ان کو ضبط کرنیکی عادت بھی پیدا ہوجاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب پر لکھنیوالوں نے وہ مبالغہ کئے ہیں کہ آسمان و زمین کے قلابے ملادئے ہیں اور اس کے مشاق کو گویا خدائی کی کل چلانیوالا قرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الٰہی کا نیک یا بد استعمال کرکے ثواب یا عذاب کماتا ہے ویسے ہی اس کے ارادہ اور اذن سے انسان اس سے بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی درجہ سے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے۔ اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو بنیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کریں۔ قیمت عہ

شہادۃ آسمانی حصہ اول و دوم

بجواب افضل رحمانی جو ایک گورنمٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کے جواب اس کتاب میں دئے گئے ہیں۔ ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد و خروج دجال یاجوج ماجوج۔ تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہیں قیمت ہر دو حصہ

مہر مختوم

یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور انسانکم حرث لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردوں کو زندہ کرنیکا انجیل میں ذکر ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ۔ قیمت ۵ر

رویائے صالحہ

اس میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگزشت۔ محمد حسین بٹالوی سے گفتگو نامہ طیار کرنیکا اور حضرۃ مسیح موعود کا ثبوت صحف سابقہ سے دیا ہے قیمت ۲ر

اعجاز احمدی

۳۰ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس پر پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے۔ قیمت ار

قول صحیح

پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ اپنے اردو زبان میں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی کی ثبوت میں لکھی زیر طبع ہے قیمت ار ہوگی

عاقبۃ المکذبین

اس میں دیانت سے مخالف مولویوں کا انجام ہوا اس کا بیان۔ بیعت کے دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات و حیات پر بحث اور ایک نظم قیمت ار

اسلام اور اس کا بانی

یعنی ٹامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ منشی عبد الحمید خان صاحب صادق قیمت ۳ر علاوہ محصولڈاک

چھیانۃ الناس

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ایک خط کا جواب مجانب فاضل امروہی قیمت ار

الہامی دعا — کلشئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی

قیمت مع علاوہ محصولڈاک

کامن پنجابی

مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ضلع گجرات قیمت ار

نظم

برائے مستورات بطرز کامن مصنفہ ٣ ار

روشنائی احمدیہ

ساختہ مرزا عبد الکریم تاجر بالیر کوٹلہ نہایت اعلیٰ قسم ار فی تولہ۔ اوسط قسم۔ تاجروں کو خاص رعایت

مجرب ادویہ

یہ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ قادیان میں رہ کر ہم کس قدر تجربات طیار کرتے ہونگے

مجرب کے معنی خدائی تعریف نہیں۔ بلکہ یہ کہ اکثروں کو اس سے شفا حاصل ہوئی ہے

حب دافع دائمی قبض — جن کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہیں ہوتی بلکہ اندرونی قوتوں میں جو نقص باعث مرض ہوتا ہے اس سے رفع ہوکر آئندہ تازہ قوت قوائے کو فضلہ کے اخراج کے حاصل ہوتی ہے قیمت عہ

اکسیر تشکیم — خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کے لئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت عہ

علاج نکسیر — بشرطیکہ ناک کے اندر زخم نہ ہو اور دماغ سے خون آتا ہو تو فوراً آرام ہوجاتا ہے کہ ناز اور رنگ میں ڈالنے کی دوا قیمت عہ

حب جدید — برائے بخاروں اور ابتدائی دق اور کھانسی وغیرہ کا علاج جس کا تجربہ خود قادیان میں بھی ہوچکا ہے قیمت عہ

روغن بہرہ پن — بشرطیکہ مادر زاد بہرہ نہ ہو اکثروں پر تجربہ ہوا کہ آرام ہوگیا ہے قیمت فی شیشی عہ

درد سر کی گولی — ہر ایک قسم کے درد کو اس سے آرام ہوجاتا ہے اعصاب کو طاقت ملتی ہے ۱۶ گولی۔ ایک روپیہ۔

سرمہ زنگاری — اعلیٰ درجہ کا مقوی بصر۔ دھند۔ غبار آشوب چشم۔ پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا نادر علاج اعلیٰ درجہ کا اطبا کا خاندانی نسخہ فی تولہ ۱۲ر

مصفی خون — گولیاں خالص عشبہ کی جو ہر اور چوب چینی کی بنی ہوئی ۸۰ گولی عہ

سلائی لگرہ — جسے ہندوستانی زبان میں روہی کہتے ہیں خواہ پرانی ہو اسکے استعمال سے آرام ہوجاتا ہے فی سلائی عہ

برص کی دوا — یا پھل بہری جس سے خدا کے برگزیدہ ہمیشہ پناہ مانگتے ہیں بدنما جلد پر سفید داغ شروع ہوجاتے ہیں اور آہستہ آہستہ پھیل کر تمام جسم کو بدنما کر دیتا ہے اس دوائی کا تجربہ صدہا پر ہوچکا ہے قیمت عہ

علاوہ ان ادویہ کے ہر ایک مرض کی مجرب نسخہ جات طیار کرکے بذریعہ وی پی ارسال کئے جاتے ہیں

مذکورہ بالا اشتہار کی بابت ہر قسم کی درخواست بنام محمد افضل مالک و منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کے نام آنی چاہیئے

تفسیر القرآن بالقرآن

یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبد الحکیم خانصاحب ایم بی نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرماکر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح آخر الزمان علیہ السلام اور مولانا نور الدین صاحب کو لطف سے زیادہ سنا دی جس پر حضرۃ مسیح الزمان علیہ السلام نے وقتاً فوقتاً اس کی نسبت ارشاد فرمایا نہایت عمدہ بے نظیر بیان ہے قرآنی نکات خوب بیان کئے ہیں دلوں پر اثر کرنیوالی ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا نور الدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی ہے اب فضل ربانی سے چھپکر طیار ہوچکی ہے خریداران البدر کو یا وہ عام کو تفسیر بقیمت محصول ڈاک ادا کرنے پر ملے گی۔ اس بے مثل تفسیر میں پانچ الم کی قیمت ار پارہ عم ۲ر

المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع مریدی مقام تراوڑی ضلع کرنال۔ تمام درخواستیں مشتہر کے نام آنی چاہیئں۔ نہ کہ دفتر البدر میں

ریویو آف ریلیجنز

اس نام کا ایک ماہوار رسالہ انگریزی اور اردو زبان میں الگ الگ قادیان سے شائع ہوتا ہے جس میں تمام دنیا کے مذاہب پر نظر ثانی کرکے سچا اور حقیقی مذہب پیش کیا جاتا ہے اور منطقی اور علمی طریق پر اسلام پر جو اعتراضات کم فہمی سے عیسائیوں اور دیگر مذاہب نے کئے ہیں ان کے جوابات بڑی معقولیت اور عمدگی سے دئے جاتے ہیں۔ یہ ایک ہی رسالہ ایسا ہے جو اسلام کو یورپ و امریکہ کے پڑھے لکھے طبقہ میں ایک زندہ مذہب ثابت کر رہا ہے۔ اپنے تئیں مسلمان کہلانیوالے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس کی اشاعت اور خریداری میں کوشش کرے اور جو لوگ سچے مذہب کے متلاشی ہیں وہ اسے ضرور خریدیں قیمت سالانہ زبان انگریزی للعہ زبان اردو عہ۔ تمام درخواستیں بنام منیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان آنی چاہیئں

اشتہار دینے والوں کا نادر موقع

البدر اپنی خدمات کی ذریعہ احمدی جماعت کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے اس لئے اگر اس جماعت میں تجارت کو فروغ دینا چاہتے ہو تو اپنے اشتہارات بشرطیکہ فحش اور مبالغہ سے پاک ہوں اس میں درج کرائیے۔ اجرت کا فیصلہ منیجر سے کرو

البدر کے چند نمبر بابت سنہ ۱۹۰۲ جن میں عجیب و غریب تقریریں ہیں بقیمت ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ دفتر البدر سے طلب کرو

حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مصنفہ کتب حکیم فضل دین صاحب قادیانی سے دستیاب ہوں گی

محمد عبد الرشید اینڈ سنز مالکان کارخانہ جراب سوتی واقع بٹالہ پنجاب ضلع گورداسپور

سے ہر ایک قسم کی سوتی جراب بہت عمدہ اور مضبوط اور اعلیٰ قسم کی مل سکتی ہے شرح قیمت فی درجن قسم اول للعہ قسم دوم ۸ر قسم سوم ۶ر محصولڈاک بذمہ خریدار

مطبع انوار الاسلام قادیان میں ہر ایک قسم کی اردو عربی وغیرہ ہر قسم کی چھپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے

بنارسی مال

ہر ایک قسم کا مردانہ اور زنانہ شال دوپٹے اور کلبدن دعلطان ہر قسم اگر خریدنا ہو تو مشتہر سے خرید جاوے اصل اخراجات پر صرف دس منافع لیا جاویگا اور مال بہت عمدہ قسم کا نہایت دیانت داری سے ارسال کیا جاویگا۔

المشتہر

سید عزیز الرحمن محلہ متصل کتاب گھر کوہ منصوری

سلاسل الفضائل مع ترجمہ قیمت فی جلد ۸ر درخواستیں بنام فضل الرحمن صاحب کے نام آنی چاہیئں

سلاسل التعلیم قیمت ۲ر درخواستیں حکیم فضل دین صاحب کے نام آنی چاہیئں

انوار الاسلام پریس قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل مالک و منیجر چھپکر شائع ہوا

مراسلات

مرزا صاحب کو برا کہتے ہین کیون

سنئیو حضرۃ

مثل شیشہ کے بنی اور ولی ہوتے ہین
نظر آتا ہے سدا شیشہ مین اپنا خط وخال

جو لوگ محض طالب حق اور اللہ تعالی کی رضامندی چاہتے ہین اور اپنی روحانی بیماریون کا علاج کرانا چاہتے ہین وہ تو ہر دم تلاش وتجسس مین لگے ہوئے کہا کرتے ہین

ابن مریم ہوا کرے کوئی
میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

اور کسی شخص مین پاکبازون اور خدا شناسون اور خدا رسیدون سی کوئی ایک آدھ بھی خو بو دیکھ پاتے ہین تو بس لوٹ پوٹ ہو کر اس کے پاؤن دھو دھو کر پیتے ہین۔ جیسے دنیا دار لوگ اگر کسی کو اپنے خیال مین کیمیا گر سمجھ لین تو اس کا پیچھا نہین چھوڑتے۔ مگر غافل اور محض مقلد اور رسم کے پابند نفسانی جذبات کے پورے پورے پیرو اس فلاسفی سے محض نابلد اور مطلق ناواقف ہوتے ہین۔ جو کچھ آبا واجداد سے وراثت مین مل گیا۔ مل گیا۔ کوئی ہزار جتن کرے۔ آیتین پڑھے۔ حدیثین سنائے۔ عقلی گفتگو ہو نقلی تقریر ہو وہ۔ بل وجدنا علیہ آباءنا کہے جاوین گے۔ اور ایک سچے مامور من اللہ کو بھی ٹھگ۔ دوکاندار۔ فریبی۔ وغیرہ وغیرہ کے لقب سے ملقب کرین گے چنانچہ حضرۃ آدم سے آج تک قصص الانبیاء اور تذکرۃ الاولیا پڑھکر اسبات کی تصدیق بخوبی ہو سکتی ہے چنانچہ اللہ تعالی سورہ یسین مین فرماتے ہین۔ حسرۃ اور افسوس ہے بندون پر کہ ہم نے کوئی ایک بھی ایسا رسول ان کی طرف نہین بھیجا جس سے ٹھٹھے بازی نکی گئی ہو۔ بھلا حضرۃ اقدس مسیح موعود اور مہدی مسعود اس کلیہ قاعدہ سے کس طرح مستثنا ہو سکتے ہین۔ یہ بھی تو انہین لوگون کے جانشین اور انہی بزرگون والا کام کرنے کے لئے مبعوث ہوئے ہین۔ لاکھون بندگان حق جو دل کے مسکین اور خدا سے ڈرنے والے اور جن کے قیامت کے خوف سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین اور ان کو اپنی عاقبت کا بہت ہی فکر اور اندیشہ ہو نہ برادری کا منہ دیکھتے ہین نہ کسی بھائی چارے کا لحاظ ہے نہ اپنی سوسائیٹی اور چار یاری کا خیال ہے دوڑ دوڑ کر حضرۃ اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود کی بیعت سے فیضیاب ہو کر کلمات بیعت اور شرائط بیعت کو بار بار پڑھتے اور ان پر عمل درآمد اور کاربند ہونے کی سعی وکوشش مین لگے رہتے بلکہ اور لوگون کو بھی سنا سنا کر خدمت دین مین بھی اپنی طاقت اور سمجھ کے مطابق تھوڑا بہت حصہ لیتے ہین ہان دوسری قسم کی خلقت کا وہی حال ہے جسپر اللہ تعالی بھی حسرۃ اور افسوس کر رہا ہے +

(۱) عیسائی تو اس لئے برا بھلا کہتے ہین کہ حضرۃ اقدس نے اُن کے خداوند کو دیگر رسولون کے ساتھ ملا دیا ہے اور اچھی طرح ثابت کر دیا ہے کہ ان کا خداوند مسیح ایک انسان تھا خدا کا رسول اور عبد اللہ تھا اور انسانون کی طرح مر گیا اور کشمیر مین محلہ خان یار مین شیخ نصیر الدین کی قبر کے پاس ایک بڑے مقبرے مین مدفون ہے اور اس خوبی اور خوش اسلوبی کے ساتھ لوگون کے ذہنون مین بٹھلایا ہے کہ گویا لوگون نے خود حضرۃ عیسی علیہ السلام کا جنازہ پڑھکر اپنے ہاتھون سے دفن کفن کیا ہے عیسائیون کے پاس سب سے بڑا ہتھیار یہی تھا کہ دیکھو ہمارا خداوند مسیح خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر خدا کے دہنے بازو بیٹھا ہوا ہے اور مسلمانون کا محمد صاحب خاک مین مدفون ہے وہ رتبہ مین درجہ اعلی خداوند مسیح سے کسطرح لگا کھا سکتا ہے چنانچہ صرف اسی ایک بات کے کہنے سے ہزارون قرآن سے ناواقف نام کے مسلمان۔ احمق ملانون کے پیرو عیسائی ہو کر دوسرے لوگون کو بھی لگے عیسائی کرنے۔ اللہ تعالی کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ حضرۃ اقدس کی تعلیم سے دنیا کے کنارون تک حضرۃ عیسی علیہ السلام کا مرنا طشت از بام ہو گیا۔

(۲) آریہ لوگ اس لئے خفا ہین کہ نیوگ کا مسلہ وید کی جان اور ان کے سارے مذہب کا نچوڑ ایسی طرز اور ڈھنگ سے پیش کیا ہے کہ مشتے نمونہ از خروارے پر قیاس کر کے لوگون کو وید سے سخت نفرۃ پیدا ہوتی ہے اور پنڈت لیکھرام صاحب سے شرطی مقابلہ کر کے ثابت کر دکھلایا کہ اسلام والا خدا تو سچ مچ قادر خدا ہے مگر ویدی والا خدا کمزور اور ناچیز محض ہے +

(۳) سکھ صاحبان اس واسطے ناراض ہین کہ ان کے گرو بابا نانک صاحب کو حاجی۔ نمازی۔ ورد وظیفہ اور چلہ کشیان کرنیوالا ایک پکا اور سچا مسلمان ثابت کر دیا بلکہ چولہ صاحب کا درشن کر کے اور اس کی اصلیت ظاہر کرنے کے لئے اس کا فوٹو لیکر تمام جہان مین ثابت کر دیا کہ وہ جو جھوٹ موٹ کہا کرتے تھے کہ بابا صاحب کو جو چولا قدرتی اکھرون سے لکھا ہوا پرمیشر سے انعام ملا ہے اسپر گورمکھی۔ شاستری انگریزی عربی وغیرہ سب زبانون کے حروف لکھے ہوئے ہین۔ یہ سب بناوٹین باتین نہین اصل بات یہی ہے کہ صرف عربی حروف اور قرآن مجید کی آیتین اور عقائد اسلام کے سوا کچھ بھی درج نہین ہے +

(۴) برھمو بھی چونکہ الہام اور مکالمہ الٰہیہ کے منکر ہین ان کو ملزم کیا گیا کہ جب خدا تعالے کبھی بھی بقول آپکے نہین بولا اور کسی شخص سے بھی کلام نہین کی تو بتاؤ امر اور نہی اور احکام وغیرہ انسان نے خود تجویز کرلئے ہین تو امر اور مامور مین فرق بتاؤ۔ اور پھر جزا سزا کیسی یہ تو غیر قومون کی ہنسی اور رنجگی کا باعث ہے اب گھر کا حال سنیئے یعنی اسلامی فرقے کیون غیض وغضب مین ہو رہے ہین +

(۵) علما یعنی مُلّا صاحبان کو جب کہا گیا کہ حضرۃ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری پیروی اور فرمانبرداری ہی کا نام اسلام ہے وہ تو بار بار فرماتے رہے ہین کہ مین دین سکھلانے اور قواعد اسلام سمجھانے نے تم سے کوئی مزدوری اور اجرت نہین مانگتا۔ میری مزدوری اور اجرۃ اللہ تعالی کے ذمہ ہے آپ لوگ اگر آنحضرۃ صلعم کے وارث اور جانشین ہین تو نکاح کی قیمت۔ جنازے کا مول۔ بانگ اور نماز کی اجرۃ۔ قرآن خوانی کا دام۔ فاتحہ اور درود پڑھنے کے ٹکے۔ بڑی ضد اور اصرار سے غریب غربا کو تنگ کر کے کیون وصول کرتے ہین کوئی عمل تو خدا کے لئے بھی کیا کرین۔ صرف زبانی قرآن مجید پڑھ لینے یا ترجمہ وغیرہ پڑھنے کا گھمنڈ نہ کرو۔ لا یمسہ الا المطہرون +

آؤ لوگو کہ یہین نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہین طور تسلی کا بتایا ہم نے

چنانچہ کثرت سے سعید الفطرت لبیک لبیک کہکر حاضر بھی ہو گئے اور ہوتے جاتے ہین مگر بعض صاحبان۔ گالیون کی بوچھاڑ اور بدزبانی کی بھرمار کر کے باقی لوگون کے لئے بھی روک اور سد راہ ہو رہے ہین اور لطف یہ کہ محض حضرۃ اقدس کی عداوت کے سبب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید چھوڑ کر خداوند مسیح خداوند مسیح کا گویا وظیفہ کر رہے ہین کیونکہ آجکر ما بہ النزاع مسئلہ صرف حیات اور ممات عیسائیون کے خداوند مسیح کا ہے جسپر بے سمجھ علماء اڑ بیٹھے ہین

زیادہ اڑ بیٹھنے کی وجہ صرف یہی معلوم ہوتی ہے کہ اگر عیسائیون کا خداوند مسیح بنی اسرائیلی باقی رسولون اور نبیون کی طرح مرنیوالا انسان ہین تو ایک محمدی مسیح کا کسر صلیب اور قاتلِ خنازیر ضرور ماننا پڑیگا اور وہ شاید حضرۃ اقدس مرزا صاحب ہی نہ ثابت ہوجاوین چلو خواہ اللہ تعالیٰ کی کمزوری ہی پائی جاوے کہ وہ عیسائیون کے خداوند مسیح کا ثانی اور نظیر بنانے پر قادر نہین اور توحید مین بھی فرق آدے۔ رسولِ پاک صلعم کی بھی معاذ اللہ کسی طرح ہتک ہو عیسائیون کے ہاتھہ مین ابھی ناحق ایک تیز حربہ اسلامی عمارات کے مسمار کرنے کے لئے دیا جاوے مگر کہین مرزا صاحب مسیح موعود اور مہدی مسعود نہ بن جاوین ؛

(۶) سجادہ نشین صاحبان۔ یہ ایک ایسا معزز اور محترم اور مکرم اور قابل تعظیم فرقہ ہے کہ علماء سے بھی کہین بڑھکر مرجع خلائق اور مخدوم انام اور قابل تقلید مانا گیا ہے عوام بلکہ خواص بھی انہین صاحب باطن اہل دل صاحب کشف وکرامات۔ موید من اللہ۔ غوث قطب۔ وغیرہ وغیرہ تسلیم کرکے ان کی مدح ثنا مین رطب اللسان ہین۔ ایسے نازک موقع پر امید تو یہ تھی کہ حق و باطل کی امتیاز مین یہ حقانی اور روحانی بندے باقی لوگون کے لئے بھی نمونہ بنتے مگر خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم۔ اگرچہ بعض بعض تو مثل پیرزادہ سراج الحق صاحب نعمانی جمالی اور منشی احمد جان صاحب لدھیانوی وغیرہ وغیرہ کے باوجود لاکھون مریدون اور انواع و اقسام کی مدنیوت کے چھوڑ چھاڑ دیئے اور گوناگون نقصان اٹھائے اور مطعون خلائق ہونے کے حضرۃ اقدس کیخدمت بابرکت مین حاضر ہوگئے بلکہ بعض نے تو مثل پیرزادہ حضرۃ مولوی عبد اللطیف صاحب کابلی وغیرہ حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کے قدمون پر جان بھی قربان کردی اور کثرۃ کے ساتھہ بے تعداد اور ان گنت ملہم من اللہ اور خواب بین اور صاحب کشف اپنی اپنی گواہیان اور شہادتین قسمین اور حلفین اٹھا اٹھا کر بذریعہ تحریر و تقریر حضرت اقدس کے برحق ہونے کے بارہ مین پیش کرتے رہے ہین کہ اگر یہ سارے کے سارے جمع کئے جاوین تو ایک منصف مزاج خدا سے ڈرنیوالے انسان کو تو خواہ مخواہ ہی حضرۃ اقدس کا دعویٰ تسلیم ہی کرنا پڑتا ہے۔ لیکن بعض بزرگوار تو باوجود اسبات کے کہ وہ حضرۃ اقدس کے اتقاء اور روحانیت اور عرفان اور خداشناسی اور خدارسی کے قائل اور معترف بھی تھے اور بہت سے لوگون کو واسطے واسطہ اور وسیلہ اور رہبر بھی بنے مگر جب کہا گیا کہ حضرۃ رسولِ پاک صلعم کے قدم بقدم چلنے مین سرِمو فرق نہ کرنے کا ہی نام اسلام اور صرف یہی ایک راہِ نجات ہے اور جب آنحضرۃ صلعم خاتم النبیین ہین تو اپنی طرف ...... ب سجدہ کرانا۔ اور قوالی کی مجلسین اور عرس شریف وغیرہ ارکانِ اسلام مین بڑھانا اور گوناگون اوراد و وظائف ایجاد کرکے شجرہ وغیرہ کو کلام اللہ کے ہمراہ لازم و ملزوم ٹھہرانا گویا مہر نبوۃ کو اپنے ہاتھون سے توڑنا ہے یہی وجہ ہے کہ لوگ فریضہ عبادت کو جھٹ پٹ سر سے اتار کر پھینک دیتے ہین اور پھر مزے سے پہر پہر دو دو پہر نافلہ یعنی وظائف عبادۃ مین لگے رہتے ہین۔ رسولِ پاک صلعم اور اہلبیت اور صحابہ کی طرز عبادۃ پر بڑھانا یا کم کرنا ہی بدعت ہے اور یہ سب بدعتین ضلالت ہین۔ اس بات کے سنتے ہی بعض صاحب آگ بگولا ہوگئے اور خود بھی اور اپنے مریدون اور طالبون سے بھی حضرۃ اقدس کو گالی گلوچ کروائی اور بعض صاحبان کسی مصلحت کے سبب بالکل خاموش ہین مگر یہ خاموشی بھی انصاف سے بعید ہے کیونکہ یا تو کتابین دیکھکر اور زیارۃ سے مستفیض ہوکر دعویٰ کی تصدیق کرنی لازم ہے یا اچھی طرح جھوٹے کے گھر تک جاکر بحث و مباحثہ سے شروع ہوکر دعا بددعا اور مباہلہ تک پہونچکر حق و باطل مین فیصلہ ضرور کرنا چاہئے کیونکہ اگر محض افترا اور جھوٹ ہی ہے تو ایسے شخص کے وبال اور نکال سے لوگون کی خلاصی ہو۔ ناحق درمیان مین فساد پڑا ہوا دیکھتے رہنا اور چپ۔ انصاف سے بعید ہے ؛

(۷) شیعہ صاحبان کو سمجھایا گیا کہ اہلبیت پاک کی محبت خود رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی محبت سے کوئی بعید نہین افراط و تفریط کے سبب پچھلی قومون کا کیا حال ہوا ہے دیدہ دانستہ اپنی طرف سے بڑھانا گھٹانا ہی اصلی گمراہی اور کفرانِ نعمت ہے۔ آپ لوگون مین سب سے مقدم ایک حدیث پڑھی جاتی ہے اسی پر کاربند ہوجاوین انی تارک فیکم

التقلین کتاب اللہ وعترتی ان تمسکھم لن تضلوا من بعدی۔ تعزیہ داری۔ مرثیہ خوانی۔ ماتم۔ دُلدُل بنانا۔ مہندی۔ اور عَلَم نکالنا چوتھا۔ چالیسوان وغیرہ سب بدعتین چھوڑ دو۔

(۸) نیچری صاحبان کے سر گروہ سید احمد خان صاحب دہلوی کو حضرۃ اقدس نے ایک خط لکھکر سارا نشیب و فراز اچھی طرح سمجھایا جو آئینہ کمالات اسلام مین موجود ہے اور برکات الدعا تحریر فرماکر حجت قطع کردی مگر سید احمد خانصاحب کیطرف سے تو صدائے برنخاست ولا معاملہ ... ان کے پیرو سخت ناراض ہین غرض جو شخص سارے جہان کی اصلاح کا بیڑا اٹھاکر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا کرتا ہے اسکا یہی حال ہوا کرتا ہے آیا خیال شریف مین کہ مرزا صاحب کو بُرا کہتے ہین کیون۔ مین کہتا ہون کہ یہ لوگ ناحق ناراض ہوتے ہین۔ اگر ان کا موسومہ اور مزعومہ عیسیٰ یا مہدی بھی آیا تو کیا وہ ہر ایک فرقے سے ہم آواز اور ہم عقیدہ اور ہم مذہب اور ہم ملت اور ہم مشرب ہوکر ہر ایکسا کی ہان مین ہان ملاکر سب سے راضی اور خوش کرنیکا سامان بہم پہنچائیگا یا سب کی غلطیان اور افراط و تفریط دور کرکے عین اعتدال پر لاکر ان کی اصلاح کریگا متعدد فرقون کا راضی ہونا تو ناممکن محض ہے۔ این خیال است و محال است و جنون امید رہا اعتدال سے اصلاح پر لانا اور صراطِ مستقیم پر چلانا سو یہی ہو رہا ہے۔ الحمد للہ رب العلمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین (آمین)

جی۔ ڈی۔ احمدی۔ رہتاسی

مصنف قول الصحیح کیطرف ایک خط

مکرمی جناب مولوی ہدایت اللہ صاحب۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا منظوم رسالہ القول الصحیح فی تصدیق المسیح جو دفتر البدر مین طبع ہوا ہے اس کا ایک نسخہ میری نظر سے بھی گذرا۔ اس کو پڑھکر جس قدر طبیعت محظوظ اور مسرور ہوئی اس کا اندازہ مین یا میرے ہمنشین ہی جانتے ہین۔ پڑھتے وقت حاضرین مین سے ہر ایک نے آپ کی فصاحت اور بلاغت پر آفرین آفرین کہا۔ اس مختصر رسالہ مین جو کچھہ آپنے درج فرمایا ہے گویا دریا کو کوزہ مین بند کردیا ہے۔

مثلاً

وہ علامات جن کا ظہور مسیح موعود سے پہلے ہوا ہے۔ اور وہ علامات جو مسیح موعود کے زمانہ مین واقع ہوئین یا جو اس کی ذات سے متعلق ہین اور وفاتِ مسیح ابن مریم علیہ السلام کے دلائل۔ اور مسیح موعود کا حال اور منکرین الہام کا تذکرہ جس خوش اسلوبی سے آپنے نظم کیا ہے اس کی نظیر بہت ہی کم ملیگی اور پھر اس کے آخیر پر جناب فضل الٰہی صاحب کی عجیب نظم کا اندراج تو نور علیٰ نور ہوگیا ہے البتہ اس مین اتنی کمی رہ گئی ہے کہ وہ آیات اور احادیث جن کا ترجمہ اشعار مین ہوا ہے وہ نہین لکھی گیئین جس کو قرآن حدیث سے واقفیت ہو تو وہ سمجھہ لیگا کہ یہ فلان آیت اور حدیث کا ترجمہ ہے مگر جو بالکل ناواقف ہین ان کے لئے اصلی آیات اور احادیث کا مناسب موقع پر اندراج ضروری تھا امید ہے کہ دوبارہ طبع پر اس کمی کو پورا کردین گے۔ نیز یہ عرض ہے کہ اگر آنجناب تذکرۃ الشہادتین کا وہ حصہ جس مین شہید اول کا تذکرہ ہے منظوم فرماکر جماعت احمدیہ کو ممنون فرماوینگے تو بڑی عنایت ہوگی۔ والسلام مع الاکرام

کمترین محمد یٰسین احمدی داتوی حال وارد قادیان